http://www.khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | ۲۲ تا ۲۹ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۲۱

سُنّتِ رسول ﷺ سرچشمۂ ہدایت

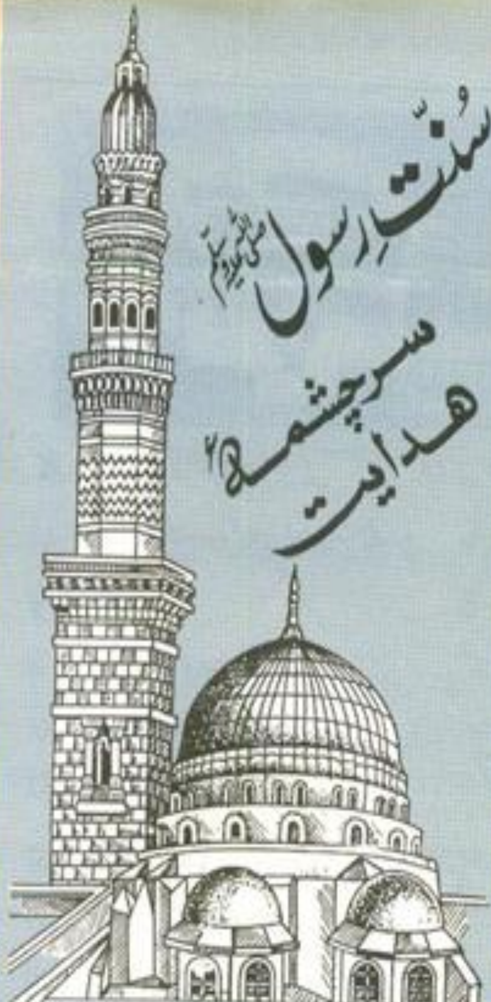

برسرِ اقتدار طبقہ اور نفاذِ اسلام کی عملی جدّوجہد

امیرِ مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد مدظلہٗ سے خصوصی انٹرویو

ناموسِ رسول ﷺ کی حفاظت اور قادیانیت کا تعاقب

دارالعلوم دیوبند اور اس کا مزاج و مذاق

لوگ آگ سے ڈرتے ہیں لیکن آگ میں لے جانے والے اسباب سے نہیں ڈرتے

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

غیر مسلم استاد کو سلام کہنا:

س..... اگر استاد ہندو ہو تو کیا اس کو السلام علیکم کہنا چاہئے یا نہیں؟

ج..... غیر مسلموں کو سلام نہیں کیا جاتا۔

س..... مباح علوم میں غیر مسلم اساتذہ کی شاگردی کرنی پڑتی ہے وہ اس علم میں اور عمر میں بڑے ہوتے ہیں اور جیسا کہ رسم دنیا ہے۔ شاگرد ہی سلام میں پیش قدمی کرتا ہے تو ان کو کس طرح سلام کے قسم کی چیز سے مخاطب کرے۔ مثلاً ہندوؤں کو نمستے یا عیسائیوں کو ﴿گڈ مارننگ﴾ کہے یا ہاتھ سے اور کام کی بات شروع کردے۔ راہ چلتے ملاقات ہونے پر بغیر سلام دعا کے پاس سے گزر جائے؟

ج..... غیر مسلم کو سلام میں پہل تو نہیں کرنی چاہئے البتہ اگر وہ پہل کرے تو صرف وعلیکم کہہ دینا چاہئے لیکن اگر کبھی ایسا موقع پیش آجائے تو سلام کی بجائے صرف اس کی عافیت اور خیریت دریافت کی جائے یا یوں کہہ دیا جائے: ﴿آپ کیسے ہیں؟﴾ ﴿آپ کے مزاج تو اچھے ہیں﴾ ﴿خیریت تو ہے﴾ وغیرہ سے اس کی دل جوئی کی جائے۔

ایسے برتنوں کا استعمال جو غیر مسلم بھی استعمال کرتے ہوں:

س..... ہمارے یہاں شادی اور دیگر تقریبات پر ڈیکوریشن والوں سے رجوع کیا جاتا ہے۔ دیگ کے لئے، پلیٹوں کے لئے، جگ اور گلاس کے لئے۔ انہیں ہم لوگ بھی استعمال میں لاتے ہیں اور دوسری قومیں مثلاً ہندو، عیسائی، بھیل وغیرہ بھی ان برتنوں کا استعمال ہمارے لئے کہاں تک درست و جائز ہے؟

ج..... دھوکر استعمال کرنے میں کوئی شرعی قباحت نہیں۔

جس کا مسلمان ہونا معلوم نہ ہو اسے سلام نہ کرے:

س..... یہاں پر یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ کون شخص کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ علاوہ سکھ حضرات کے کیونکہ ہندو، عیسائی اور دیگر حضرات اور ہم مسلمانوں کا ایک ہی لباس اور ایک ہی انداز ہے۔ علاوہ چند انسانوں کے جن کی وضع قطع سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسلمان ہیں یا ٹوپی وغیرہ پہننے سے، تو کیا مشترک اور مشکوک حالت میں ہم سلام کریں یا نہ کریں؟

ج..... جس شخص کے بارے میں اطمینان نہ ہو کہ مسلمان ہے اسے سلام نہ کیا جائے۔

غیر مسلم کا ہدیہ قبول کرنا:

س..... یہاں پر اکثر غیر مسلم ہندو، عیسائی، سکھ وغیرہ رہتے ہیں لیکن جب ان میں سے کسی کا کوئی تہوار یا اور کوئی دن آتا ہے تو یہ حضرات اپنے اسٹاف کے حضرات کو خوشی میں کچھ مشروبات اور دیگر اشیا وغیرہ خورد و نوش کے لئے دیتے ہیں کیا ایسے موقع پر ان کا کھانا پینا مسلمانوں کے لئے درست ہے یا نہیں؟

ج..... غیر مسلم کا ہدیہ قبول کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ ناپاک نہ ہو۔

ہندو کی کمائی حلال ہو تو اس کی دعوت کھانا جائز ہے:

س..... ہندو مسلمان اگر آپس میں دوست ہوں اور ہندو جائز پیشہ کرتا ہو اور ہندو دوست مسلمان دوست کو کھلاتا پلاتا ہو تو کیا مسلمان دوست کو ہندو دوست کی چیزیں کھانا پینا جائز ہے اگر جائز نہیں تو پھر مسلمان حرام کھانے کی وعیدوں میں شامل ہوگا؟

ج..... ہندو کی کمائی اگر حلال طریقے سے ہو تو اس کی دعوت کھانا جائز ہے۔

غیر مسلم کے ساتھ کھانا پینا اور ملنا جلنا:

س..... ہم نے مسافروں کے پانی پینے کے لئے ٹھنڈے مٹکوں کی سبیل لگا رکھی ہے ایک دن ایک عیسائی نے ہمارے مٹکوں میں سے پانی نکال کر اپنے گلاس میں پیا اور ہم نے اس سے کہا کہ آئندہ یہاں سے پانی نہ پیا کریں۔ اس نے کہا میں اس چیز کی معافی چاہتا ہوں چنانچہ وہاں پر ایک عالم موجود تھا اور میں نے اس سے پوچھا کہ یہ واقعہ ابھی آپ کے سامنے ہوا ہے کیا پانی گرا دیا جائے یا نہیں۔ اس نے کہا کہ پانی گرا دیں اور یہ بھی کہا کہ اہل کتاب کے ساتھ آپ کھا پی سکتے ہیں۔ اب عیسائیوں کے ساتھ کھانا پینا اور ان کا ہمارے برتن کو ہاتھ لگا لینا ہے، اس کا جواب ضرور دیں تاکہ ہماری اصلاح ہوجائے؟

ج..... کسی غیر مسلم کے پانی لینے سے برتن اور پانی ناپاک نہیں ہوجاتا کسی غیر مسلم کو آپ اپنے دسترخوان پر کھانا بھی کھلا سکتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر غیر مسلم بھی کھانا کھاتے تھے۔ غیر مسلم سے دوستانہ الفت و محبت جائز نہیں۔

س..... کسی مسلمان کا غیر مذہب کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

ج..... غیر مسلم کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے مگر مرتد کے ساتھ جائز نہیں۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۲۳ تا ۲۹ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۸ء | شمارہ ۲۱

بیاد:
☆امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆مولانا محمد علی جالندھریؒ ☆مولانا لال حسین اخترؒ
☆مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆مولانا محمد حیاتؒ ☆مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆مولانا محمد شریف جالندھریؒ

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

سندھ میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں	(اداریہ)	4
سنت رسول اللہ ﷺ سرچشمہ ہدایت	(جناب محمد صدیق فضل)	6
برسر اقتدار طبقہ اور نفاذ اسلام کی عملی جدوجہد	(محمد ثقلین رضا)	7
اسلام میں خاتم النبیین کا مفہوم اور قادیانیت	(مولانا محمد یوسف لدھیانوی)	9
ناموس رسول ﷺ کی حفاظت اور قادیانیت کا تعاقب	(جناب حاجی اکرام الحسن)	12
دارالعلوم دیوبند اور اس کا مزاج و مذاق	(حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ)	14
آگ سے ڈرتے ہیں لیکن آگ میں لیجانے والے اسباب سے نہیں ڈرتے	(مولانا سید ابوالحسن علی ندوی)	17
قادیانیوں کے نام کھلا خط	(علامہ احمد میاں حمادی)	19
نوکوٹ سندھ میں قادیانیوں کے ہاتھوں مسجد کی شہادت	(منور علی راجپوت)	22
اخبار ختم نبوت		25

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ
کمپیوٹر کمپوزنگ: فیصل عرفان
ٹائٹل ڈیزائن: خرم

زرتعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ امریکی ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زرتعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۵ روپے، سالانہ: ۲۵۰ روپے، ششماہی: ۱۳۰ روپے، سہ ماہی: ۷۵ روپے
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بنک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
لندن آفس: 35 STOCKWELL GREEN
LONDON. SW9. 9HZ. U.K.
PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سندھ میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں

ہم کئی دفعہ حکومت کو متنبہ کرچکے ہیں کہ اندرون سندھ قادیانیوں نے تبلیغی سرگرمیوں کا جال پھیلایا ہوا ہے اور وہ زمینیں خرید کر وہاں کی مسجدوں کو ختم کر رہے ہیں اور مسلمان ہاریوں کو زبردستی قادیانی بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور ہسپتال وغیرہ کے ذریعہ تبلیغی سرگرمیوں کا جال پھیلا رہے ہیں لیکن حکومت کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی اور اس کو اپنے اقتدار کے علاوہ اور کسی کی پروا نہیں۔ گزشتہ دنوں نوکوٹ میں اس بنا پر بہت بڑا ہنگامہ ہوگیا جب قادیانیوں نے ایک مسجد کو شہید کردیا تھا۔ مسلمانوں نے احتجاجی جلوس نکالا تو قادیانیوں کی جانب سے مسلمانوں کے جلوس پر فائرنگ ہوئی جس کی وجہ سے نوجوانوں میں اشتعال پیدا ہوا اور انہوں نے قادیانیوں کی عبادت گاہ پر حملہ کردیا پولیس نے دونوں کی جانب سے ایف آئی آر کاٹی لیکن قادیانیوں کی جانب سے شرارت کا سلسلہ بند نہیں ہوا۔ مسلمانوں کو تنگ کرنے کی کوشش کی گئی پولیس وغیرہ کو رشوت کی پیشکش کی گئی ہر طرف سے مایوس ہو کر ہائی کورٹ میں جھوٹی رٹ دائر کی کہ پولیس ایف آئی آر درج نہیں کر رہی۔ ہائی کورٹ کو بتایا گیا کہ ایف آئی آر درج ہو چکی ہے اس پر قادیانیوں نے کہا کہ ہماری طرف سے بھی درج کی جائے۔ پولیس نے کہا کہ یہ آتے نہیں تو کیسے درج کریں ہائی کورٹ نے رٹ خارج کرتے ہوئے کہا کہ ایف آئی آر درج کی جائے۔ قادیانیوں نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مولانا احمد میاں حمادی اور دیگر کارکنوں کے خلاف جھوٹی ایف آئی آر درج کرادی اور جھوٹ لکھا کہ قرآن مجید کی توہین کی گئی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ مولانا احمد میاں حمادی صاحب اس وقت موجود ہی نہیں تھے وہ تو ٹنڈو آدم میں نماز پڑھا رہے تھے اور وہ واقعہ کی اطلاع پر رات کو وہاں پہنچے۔ پھر قادیانیوں کی عبادت گاہ میں قرآن مجید کا کیا کام ؟اگر وہ مسلمانوں کا قرآن مجید تھا تو وہ توہین قرآن کریم کے مرتکب ہوئے ہیں اور اگر وہ تحریف شدہ قادیانیوں کا قرآن مجید تھا تو اس کو جلانا مسلمانوں کے لئے عبادت ہے توہین نہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ پولیس نے ایسی جھوٹی ایف آئی آر کیوں درج کرائی' پولیس اور حکومت قادیانیوں کو سندھ میں شرارت سے کیوں نہیں روکتی۔ ہم آئی جی سندھ سے اپیل کریں گے کہ وہ اس جھوٹی ایف آئی آر کی تحقیقات کرائم برانچ کے حوالے کریں اور جھوٹی ایف آئی آر کٹوا کر بلیک میلنگ کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کریں۔ ہم قادیانیوں سے بھی کہیں گے کہ وہ اشتعال انگیزی سے باز آجائیں اور مسلمانوں کا مزید امتحان نہ لیں اور غیر قانونی سرگرمیوں سے باز آجائیں۔ بصورت دیگر مسلمان کوئی دوسرا لائحہ عمل اختیار کرنے پر مجبور ہوں گے۔

افغانستان' ایران کشیدگی کا حل

پاکستان' افغانستان اور ایران برادر اسلامی ملک ہیں اور ان تینوں ملک کے مفادات ایک دوسرے سے وابستہ ہیں' عام طور پر ان ممالک کے درمیان اچھے تعلقات رہے ہیں۔ روس کی افغانستان میں جارحیت اور اس کے مقابلے میں مجاہدین کی طرف سے جہاد کے بعد افغانستان کے حوالے سے ایران' پاکستان کے درمیان بعض صورتوں میں اختلافات پیدا ہوئے اور دونوں ممالک نے اپنے اپنے مفادات کے مطابق مختلف گروپوں کی حمایت کی' لیکن یہ اختلافات معمولی سے آگے نہیں بڑھے افغانستان میں مجاہدین کی حکومت کے قیام کے بعد ان اختلافات میں کچھ شدت پیدا ہوئی اور طالبان کی فتوحات کے ساتھ ان اختلافات میں بہت زیادہ اضافہ ہوگیا اور ایران کی جانب سے بارہا اس کا اعادہ کیا گیا کہ طالبان کی پشت پر پاکستانی افواج ہیں اور پاکستان نے ہی نہیں خود طالبان نے اس کی بھرپور تردید کی۔ مزار شریف کی گزشتہ فتح کے بعد ان اختلافات میں اتنا اضافہ ہوا کہ یہ محسوس ہونے لگا کہ خدانخواستہ ایران' پاکستان اور افغانستان کے درمیان جنگ نہ چھڑ جائے۔ ایران نے اپنی افواج تک سرحدوں تک پہنچانے کی دھمکی دے دی۔ بامیان کی فتح میں ایرانی سفارت کار یا بقول طالبان ایرانی کمانڈروں کی ہلاکت کے واقعہ نے صورت حال بہت زیادہ خراب کردی اور ایران نے جنگی مشقوں کے بہانے اپنی افواج افغان سرحدوں پر تعینات کردی' اس کے بعد ایران اپنی جانب سے پاکستان پر کھلم کھلا الزامات عائد کئے جانے لگے۔ بہرحال پھر پاکستان کی کوششوں سے سفارت کاروں کی لاشوں کی واپسی ہوئی۔ اس دوران امریکہ کی جانب سے بھی افغانستان پر میزائل ڈالے گئے۔ پاکستان اور بعض دیگر ممالک کی کوششوں سے حالات میں کچھ بہتری ہوئی تھی اور اندازہ تھا کہ ایران اور افغانستان کے درمیان جھڑپیں ہوئی ہیں جن میں دونوں نے ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کے دعوئی کئے ہیں۔ اطلاعات کی وجہ سے عالم اسلام اور مسلمانوں میں شدید اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے۔

افغانستان گزشتہ ۲۵ سال سے جنگی حالت میں ہے۔ روس نے پہلے پورے افغانستان کو تباہ کر کے رکھ دیا۔ ہر سال مسلسل کوشش کی کہ کسی طرح افغانستان کے مسلمانوں کو ختم کر دیا جائے۔ اسلامی ملک افغانستان کو سیکولر ملک بنا دیا جائے۔ اسلام کا نام و نشان اس ملک سے مٹا کر سوشلزم اور کیمونزم کو رائج کر دیا جائے لیکن اللہ تعالی کے فضل و کرم اور مجاہدین کی مجاہدانہ کردار کی وجہ سے نہ صرف روس ناکام ہوا بلکہ اس کا نام و نشان اور اس کی سپر طاقت اور اس کا غرور خاک میں مل گیا اور آج سویت یونین کا نام بھی دنیا کے نقشہ سے ختم ہو گیا اور اس میں سے اسلامی ریاستوں نے جنم لیا۔ اس کے لئے اگرچہ دس لاکھ سے زائد مسلمانوں نے جان کا نذرانہ پیش کیا۔ ۵۰ لاکھ سے زائد نوجوان مفرور ہوئے اور ایک کروڑ سے زائد مسلمان بے گھر ہوئے اور افغانستان کی اینٹ سے اینٹ بج گئی اور پورا افغانستان کھنڈرات میں تبدیل ہو گیا۔ روس کی شکست کے بعد بعض مجاہدین گروہوں کی آپس کی چپقلش نے رہے سہے افغانستان کا حلیہ بگاڑ دیا تھا کہ اللہ تعالی نے طالبان کی شکل میں افغانستان پر رحم کیا اور طالبان نے افغانستان کے مسلمانوں کو امن و امان کا تحفہ اور نفاذ شریعت کا ہدیہ پیش کیا اور آج پوری دنیا معترف ہے کہ طالبان کے پورے خطے میں مثالی امن ہے۔ طالبان کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ اپنے مجاہدین گروپ ہیں جس میں احمد شاہ مسعود اور حزب وحدت اور دوستم سر فہرست ہیں۔ طالبان نے مذاکرات کے تمام راستے اپنائے۔ کئی دفعہ دھوکہ کھایا لیکن یہ گروپ جنگ بند کرنے کے لئے کسی صورت میں تیار نہیں۔ اب صورت حال یہ ہے کہ تین چار فیصد علاقے پر قابض ہیں اور پورے افغانستان کو جنگی کیفیت میں مبتلا کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے پورا عالم اسلام مضطرب ہے' اب ایران کی جانب سے جنگی دھمکیوں نے خطے کی صورت حال کو مزید کشیدہ کر دیا ہے۔ آج دشمن کی خواہش ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر ختم کر دیا جائے' اس لئے وہ کسی صورت میں افغانستان میں جنگ بند ہونے نہیں دیتا۔ روس کی شکست نے پورے مغرب اور امریکہ کے ذہنوں میں یہ بات ڈال دی ہے کہ مسلمان کو کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ امام حرم کعبہ شیخ حذیفی نے امریکہ کو مخاطب کر کے صحیح کہا تھا کہ مسلمانوں کے ایمانی جذبے کے آگے یہ بڑے بڑے ہتھیار کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ اگر ان کی کوئی حیثیت ہوتی تو روس افغانستان میں کبھی شکست نہیں کھاتا۔ اس کے ایٹم بم اور دوسرے ایٹمی ہتھیار اس کے کسی کام نہیں آئے اور مسلمانوں کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ وہ خود مسلمانوں کے مقابلے میں نہیں آنا چاہتا البتہ وہ مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر کمزور کرنا چاہتا ہے پہلے عراق ایران کو کئی سال لڑاتا رہا۔ پھر عراق اور کویت کو آپس میں لڑا کر جزیرۃ العرب میں یہودی اور عیسائی افواج اتار دیں۔ افغانستان میں پہلے اس نے کوشش کی اس کو لسانی بنیادوں پر تقسیم کر دیا جائے اس میں ناکام ہوا اور یہ محسوس کیا کہ افغانستان میں ایک مستحکم اسلامی حکومت قائم ہونے والی ہے تو اس نے سازش کے ذریعے ایران' افغانستان کو آپس میں ایک دوسرے کے سامنے لا کھڑا کیا اور اس کی کوشش ہے کہ کسی طرح وہ ان دونوں ملکوں کے درمیان جنگ کرا دے اور پھر پاکستان کو بھی اس کی لپیٹ میں لے تاکہ تینوں ملکوں کو بیک وقت سزا دے سکے۔ اس وقت تک طالبان کی جانب سے بہت صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے' اور ان کی کوشش ہے کہ تصادم کی کوئی صورت پیدا نہ ہو' اس لئے طالبان نے اقوام متحدہ' پاکستان' سعودی عرب اور عالم اسلام سے اپیل کی ہے کہ وہ افغانستان اور ایران کے درمیان کشیدگی ختم کرانے میں اپنا کردار ادا کریں' لیکن ابھی تک ان ممالک کی جانب سے کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ ایران کی حکومت کی جانب سے بھی ابھی تک اچھے عزائم کا مظاہرہ نہیں ہوا ہے لیکن ایران کی بعض انتہا پسند قوتیں جو اپنے ملک میں حکومتی تبدیلی پر خوش نہیں وہ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر لڑائی کرنے کے درپے ہیں تاکہ ایک طرف وہ اپنی حکومت کے گھٹنے ٹیک سکیں اور دوسری طرف افغانستان کو مستحکم ہونے نہ دیں۔ ہم اس سلسلے میں یہی کہیں گے کہ اس وقت افغانستان' ایران اور پاکستان کے درمیان یہ کشیدگی صرف اس خطے کے لئے نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے بہت نقصان دہ ہے اور جہاد کے کاز کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ اس وقت کشمیر' فلسطین اور کوسوو وغیرہ میں مسلمانوں کی آزادی کی کوئی صورت ہو جائے اس لئے پوری دشمن قوتیں ان کی آزادی کو روکنے کے لئے دیگر اسلامی ممالک کو متحد ہونے نہیں دیتیں۔ عراق' ایران جنگ نے عالم اسلام کو کیا فائدہ پہنچایا تھا کہ اب افغانستان اور ایران کی جنگ سے کوئی فائدہ ہو جائے گا۔ دونوں ممالک کو ایک دوسرے کا احترام کرتے ہوئے اس مسئلہ کو مذاکرات کے ذریعے حل کرنا چاہئے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ آج مغرب اور لادین قوتیں تو [illegible] ختم کر رہی ہیں۔ امریکہ' انگلینڈ اور آئرلینڈ کے درمیان تصفیہ کرا دیا ہے مغربی ممالک ایک کرنسی اور ایک خطے کی بات کر رہے ہیں اور ہم مسلمان ایک مذہب' ایک دین ہونے کے باوجود ایک لائحہ عمل تیار کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر جگہ پٹ رہے ہیں' ذلیل ہو رہے ہیں' ایک ایک کر کے مسلمان ملکوں کو تباہ کیا جا رہا ہے' لیکن ہم اپنی ذاتی دشمنی میں دین کو نقصان پہنچانے سے گریز نہیں کرتے۔ ہم ایران' افغانستان اور پاکستان کے ارباب اقتدار سے یہی کہیں گے کہ وہ عالم اسلام کے مسلمانوں کے جذبات کا احترام کریں۔ آپس کی کشیدگی ختم کرنے کے لئے بات چیت کریں۔ عالم اسلام کے اہم ممالک ان ممالک کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کریں اس وقت ان ملکوں کے درمیان جنگ ان ممالک کی خود کشی یا تباہی کا باعث ہو گی۔ اللہ تعالی مسلمانوں کو صحیح فیصلوں کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

سُنّتِ رسول ﷺ سرچشمہ ہدایت

محمد صدیق فضل

آپ ﷺ کے پیکر نور میں ہر عہد میں اجالا ہے' آپ ﷺ ابدی سرچشمہ رشد وہدایت ہیں' آپ ﷺ کی اتباع کے بغیر ہر قدم بے اماں اور ہر سفر رائیگاں ہے

دنیا میں جتنے بھی انبیا کرامؑ تشریف لائے سبھی کا فرض منصبی یہ قرار پایا کہ نسل انسانی کو عقائد و اعمال کی تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لائیں اور ان کے اخلاق کو آراستہ کریں اور ان کو اس راہ راست پر لائیں جس کے لئے ان کی تخلیق ہوئی ہے اور نسل انسانی کے لئے ایسا جامع نظام فکر و عمل پیش کریں جو تمام نوع بشر کے لئے یکساں مفید ہو اور انفرادی اور اجتماعی زندگی کا احاطہ کرتا ہو۔ انبیا کرامؑ نے اپنا فرض منصبی بخیر و خوبی انجام دیا اور انسانی معاشرے کو اعلیٰ کردار و عمدہ اخلاق کے سانچے میں ڈھالنے میں کامیاب ہوئے۔

اللہ رب العزت کی جانب سے بندوں کی ہدایت کی ترسیل کا سلسلہ اولین پیغمبر حضرت آدمؑ سے شروع ہو کر آخری پیغمبر نبی آخرالزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جا کر ختم ہوا اس لئے آخری آسمانی کتاب قرآن مجید اور پیغمبر آخرالزمان ﷺ کی تعلیمات اور ان کے اخلاق و کردار کو عالم انسانیت کے لئے ابدی معیار زندگی اور مثالی نمونہ حیات قرار دیا گیا۔ اور دین کی اصل بنیاد تو وحی الٰہی یعنی قرآن ہے اور آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ' آپ کی تعلیمات جلیلہ' آپ کے اخلاق کریمہ اور اوصاف حمیدہ قرآن کریم کی حسین عملی تفسیر ہیں جسے دینی اصطلاح میں سنت کہا جاتا ہے' اور اس بارے میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ نے آپ ﷺ کے اخلاق کریمہ وغیرہ کے بارے میں تبصرہ کیا کہ ﴿کان خلقه القرآن﴾ کہ قرآن آنحضرت ﷺ کی گرانقدر شخصیت کے تمام بے مثال پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے گویا قرآن کو سمجھنے کے لئے آپ کی ذات گرامی اور آپ کی ذات گرامی کو سمجھنے کے لئے قرآن کے سوا کوئی طریقہ نہیں ان دونوں کو ایک دوسرے کے تناظر میں سمجھنا اسلام کو اتمام و کمال جاننا ہے کیونکہ ان دونوں کا سرچشمہ ایک ہی ہے' یہ بات مسلم ہے کہ قرآن کو سمجھنے کے لئے آپ کی ذات گرامی کو سمجھنا اور قرآن پر عمل کرنے کے لئے آپ کی سنت مبارکہ پر عمل کرنا ضروری ہے۔ آپ ﷺ سراپا ہدایت ہیں اور آپ کی سنت مبارکہ ہی منزل مقصود ہے' دنیا میں جتنے بھی پیغمبر آئے اور وقت مقررہ پر اپنا فرض پورا کر کے تشریف لے گئے ان کے وقتوں میں ان کی قوموں نے ان کی سنتوں اور طور طریقوں کو باقی رکھا لیکن بعد میں وہ محفوظ نہیں رہیں۔ لیکن یہ اللہ کا انعام اور فیضان ہے اس امت پر کہ آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ کے تمام گوشے اور تمام پہلو آج بھی روشن اور محفوظ ہیں اور آپ کی سنتوں کو زندہ رکھنے کے لئے صحابہ کرامؓ کی کوششیں اور قربانیاں قابل ستائش اور قابل مدح ہیں۔ یہ دستور سرمدی حیات انسانی کے ایک ایک شعبہ کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

آپ نے چلنے پھرنے' اٹھنے بیٹھنے' کھانے پینے اور ملنے جلنے کے آداب سکھائے نظم و نسق اور عدل و انصاف کے عالمگیر ضابطے بتائے علم کی فضیلت اور عمل کی اہمیت کو اجاگر کیا اخوت و مساوات کے تقاضے ذہن نشین کرائے' ہمسایوں اور ہم جلیسوں سے برتاؤ کے مراتب سکھائے' ماں باپ اور اولاد کے تعلقات و معاملات سے آشنا کرایا امیروں' غریبوں' امیروں اور غلاموں سے برتاؤ کے طریقے بتائے ازدواجی زندگی کے رہنما اصول مقرر فرمائے' غمی اور خوشی میں جذبات پر قابو رکھتے ہوئے افراط و تفریط سے بچنے کی ہدایت فرمائی غرض آپ کی تعلیمات آپ کی سنت زندگی کے تمام گوشوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ آپ کے پیکر نور میں ہر عہد میں اجالا ہے آپ ابدی سرچشمہ رشد و ہدایت ہیں آپ کی اتباع کے سوا ہر قدم بے اماں اور ہر سفر رائیگاں ہے۔ آپ کا فیضان قیامت تک آنے والی نسل انسانی کے لئے معیار صداقت ٹھہرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ محض ایک روحانی شخصیت یا فصیح البیان واعظ نہیں تھے بلکہ عقائد و تصورات سے لے کر عملی زندگی کے تمام گوشوں تک مسلم سوسائٹی کی پوری تشکیل آپ ہی کے بتائے سکھائے اور مقرر کئے ہوئے طریقوں پر ہوئی ایمان بارسول کا تقاضا ہے کہ جب ہم حضور اکرم ﷺ کو اپنا رہنما جانتے اور مانتے ہیں تو خود کو آپ ﷺ کی سیرت و صورت کے سانچے میں ڈھالیں اور اسے اپنی زندگی کا نصب العین قرار دے کر دنیا و آخرت میں سرخروئی کا سامان کریں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا خواجہ خان محمد سے انٹرویو

تحریر و ملاقات محمد ثقلین رضا

برسر اقتدار طبقہ اور نفاذ اسلام کی عملی جدوجہد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمام مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہے' فرقہ بندی سے بالاتر ہو کر پوری امت مسلمہ کے لئے مثبت انداز میں کام سرانجام دیتی ہے

سوال: مذہبی جماعتوں کی موجودگی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی؟

جواب: ویسے تو بے شمار مذہبی جماعتیں اپنے اپنے منشور کے مطابق کام کر رہی ہیں مگر ضرورت محسوس کی گئی کہ مرزائیت کا سدباب کیا جائے کیونکہ فتنہ قادیانیت ملک و قوم بلکہ تمام عالم اسلام کے خلاف ایک ناسور کی شکل اختیار کر چکا تھا لہٰذا ایسی جماعت کی ضرورت کو محسوس کیا گیا جو ہر موڑ پر مرزائیت کا راستہ روک سکے' پاکستان کے قیام سے قبل مجلس احرار کام کرتی رہی مجلس کے دو حصے بنائے گئے تھے ایک حصہ مذہبی پروگراموں کا انعقاد کراتا دوسرا حصہ سیاست میں حصہ لیتا تھا مذہبی کام کرنے والے حصے کا نام انہوں نے تحفظ ختم نبوت رکھا ہوا تھا' اس وقت سے یہ جماعت کام کر رہی ہے۔

سوال: قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے تاریخی فیصلے میں مجلس ختم نبوت کا کیا کردار رہا؟

جواب: ساری تحریک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے چلائی تھی' مسلمانوں میں اس سلسلے میں بنیادی تحریک بھی مجلس نے ہی پیدا کی قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے بعد جب ضیاءالحق مرحوم برسر اقتدار آئے تو مجلس کے ایک وفد نے ان سے ملاقات کی انہیں چند مطالبات پیش کئے اس کے بعد ضیاءالحق مرحوم نے اصطلاحات نافذ کیں کہ قادیانی اپنی عبادت گاہوں کو مسجد نہیں کہہ سکتے اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہلوا سکتے مطلب یہ کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے سے پہلے اور بعد میں مجلس نے بے پناہ کام کیا۔

سوال: قادیانیوں کی پاکستان اور اسلام دشمن کارروائیوں پر روشنی ڈالیں گے؟

جواب: قادیانی شروع سے پاکستان کے مخالف تھے انہوں نے ہر موڑ پر مسلمانوں کی مخالفت کی صرف یہی نہیں بلکہ انہوں نے اسلامی مملکت پاکستان کی بنیادیں کمزور کرنے کے لئے ہر حربہ استعمال کیا انہوں نے پوری دنیا میں پاکستان اور اسلام کے حوالے سے پروپیگنڈہ کر کے ان کے ذہنوں میں منفی سوچ کو پروان چڑھایا یوں سمجھ لیں کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار نہ دیا جاتا تو اس وقت پاکستان کا وجود شدید ترین خطرات کی لپیٹ میں تھا۔

سوال: پاکستان بھر میں قادیانی کلیدی عہدوں پر فائز ہیں ان کے سدباب کے لئے بھی آپ نے کوئی لائحہ عمل اختیار کیا؟

جواب: ہم شروع سے یہ مطالبہ کرتے آئے ہیں ہر حکومت کو ہم نے تحریری اور تقریری طور پر اپنے خدشات سے آگاہ کیا ہے ہم نے بارہا کہا کہ حکومت پاکستان ایسے لوگوں کی سرپرستی نہ کرے کیونکہ یہ لوگ ملک دشمن ہیں یہ امریکہ اور دیگر یہودی لابی کے لئے کام کرتے ہیں اس وقت دیکھ لیں تو پاکستان بھر میں ہر محکمہ میں قادیانی اہم عہدوں پر فائز ہیں سب سے اہم بات یہ ہے کہ فوج میں بھی یہ سلسلہ ہے ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان کی بقا کے لئے ضروری ہو گیا ہے کہ انہیں کلیدی عہدوں سے ہٹا دیا جائے۔

سوال: اس الزام میں کہاں تک صداقت ہے کہ ختم نبوت مخصوص فرقہ کی نمائندگی کرتی ہے؟

جواب: یہ صرف الزام ہے مخصوص فرقے سے مراد مسلمان ہیں مجلس کا کام فرقہ بندی سے بالاتر ہے۔

سوال: پاکستان اپنی عمر کے پچاس برس گزار چکا ہے مگر اسلام کے نفاذ کی عملی کوشش دیکھنے کو نہیں ملی کیوں؟

جواب: تقریباً تمام مذہبی جماعتیں ایک عرصہ سے اسلامی نظام کے نفاذ کا مطالبہ کرتی چلی آرہی ہیں یہ تو برسر اقتدار طبقہ کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس طرف توجہ دے یہ لوگ نام تو اسلام کا لیتے ہیں مگر عملی نفاذ دیکھنے میں نہیں آیا اب موجودہ وزیر اعظم نواز شریف نے اسلامی دفعات کا اعلان کیا ہے دیکھیں اس پر کس حد تک عمل ہوتا ہے۔

سوال: مذہبی جماعتیں اس میں کس حد تک قصور

وار ہیں؟

جواب: مذہبی جماعتوں کو اس سلسلے میں قصوروار نہیں ٹھہرایا جاسکتا وہ اپنا کام خوبی کررہی ہیں بلکہ ان کا تو مطالبہ بھی یہی ہوتا ہے۔ نظام اسلام نافذ کیا جائے انہوں نے تو اپنے طور پر بھرپور کوششیں کی ہیں تاہم ان کی خصلت میں نہیں ہے کہ وہ اس مطالبہ کو منوانے کے لئے کوئی گڑبڑ کرائیں۔

سوال: توہین رسالت کے قانون کے حوالے سے اقلیتوں کی طرف سے شدید رد عمل دیکھنے میں آیا ہے اس پر روشنی ڈالیں گے؟

جواب: توہین رسالت کا قانون ضیا الحق کے زمانے میں بنا تھا جس کا پہلے تذکرہ کرچکا ہوں اسی میں یہ طے پایا تھا میں سمجھتا ہوں کہ اس قانون کا نفاذ تمام نبیوں کے تحفظ ناموس پر لاگو ہوتا ہے ویسے بھی سارے انبیا کرامؑ کے احترام کا درس دیا گیا ہے تاہم صیہونی طاقتیں اس قانون کی آڑ میں اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل چاہتی ہیں۔ دیکھیں کہ اس قانون کے تحت اقلیتوں کے حقوق بھی متعین کردیئے گئے اس پر کہیں بھی نہیں کہا گیا کہ ہر غیر مسلم کو سزا دی جائے بلکہ وہ مستوجب سزا قرار پائے گا جو حضور اکرم ﷺ کی ذات کے حوالے سے نازیبا رویہ اختیار کرے۔

سوال: کچھ عرصہ سے چند تنظیمیں انسانی حقوق کے نام پر اسلامی سزاؤں کو انسانی حقوق کے خلاف قرار دے رہی ہیں اس حوالے سے کیا فرمائیں گے؟

جواب: یہ بے دین جماعتیں نہیں چاہتیں کہ ملک میں اسلامی نظام اور اسلامی دفعات نافذ ہوں اس لئے یہ اس کی مخالفت کررہی ہیں حالانکہ شرعی طور پر ان کا حکم دے دیا گیا ہے یہ ہماری کوتاہی ہے کہ ان سزاؤں کا نفاذ نہیں ہوا من حیث القوم ہم سارے مجرم ہیں اگر ان کا نفاذ کردیا جاتا ہے تو بے شمار جرائم ختم ہوسکتے ہیں۔

سوال: ختم نبوت کتنے ممالک تک وسعت رکھتی ہے اور اس کے کارکنوں کی تعداد کیا ہوگی؟

جواب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دنیا بھر کے تقریباً تمام ممالک میں موجود ہے اور اس کے ہزاروں کی تعداد میں کارکن موجود ہیں۔

سوال: تحریک ختم نبوت کے دوران آپ کا کیا کردار رہا؟

جواب: تحریک ختم نبوت کے دوران ۱۹۷۴ء میں میں نے ساڑھے پانچ ماہ جیل کاٹی ہے اس وقت مولانا یوسف بنوریؒ امیر تھے اور میں نائب امیر تھا اس سے پہلے میرا جماعت سے کوئی تعلق نہیں تھا' جماعت والے مولانا یوسف بنوریؒ کو امیر بنانا چاہتے تھے مگر انہوں نے اس شرط پر امارت قبول کی کہ نائب امیر ان کی مرضی کا ہوگا پھر انہوں نے مجھے نائب امیر بنایا میں نے بطور نائب امیر مجلس کی تحریک نظام مصطفیٰ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جیسا کہ بتا چکا ہوں کہ جیل بھی کاٹی مطلب یہ ہے کہ ہر قسم کی صعوبتیں برداشت کیں اس طرح ۷۷ء میں بھی جیل کاٹی تھی۔

سوال: مسلمانوں کے نام کوئی پیغام دیں گے؟

جواب: پیغام تو یہی دیتا ہے کہ مرزائیت کے سدباب کے لئے ہر قسم کا تعاون کریں بلکہ قادیانیت کے لئے ہر موڑ پر رکاوٹ بن جائیں کیونکہ قادیانی پاکستان اور اسلام کے دشمن ہیں۔

O

AL-ABDULLAH JEWELLERS

العبداللہ جیولرز

GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS

Shop NO. 86, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phon : 7512251

خوشخبری خوشخبری خوشخبری

قاری معلم / معلمہ 'عربی معلم / معلمہ 'ٹیچر ٹریننگ کورس بالمراسلہ آسان بہترین نوٹس 'آڈیو کیسٹ اور معیاری کتب کے ذریعہ صرف چھ ماہ اور سال میں کریں
پراسپکٹس و فارم کے لئے ۵۰ روپے کے منی آرڈر کے ساتھ میٹرک پاس طلباء و طالبات

فوری رابطہ کریں

پتہ ڈاک : مشتاق الرحمٰن عثمانی

پوسٹ بکس نمبر ۷۵ ۳۳۵ پوسٹ آفس رفاعام سوسائٹی

ملیر ہالٹ کراچی نمبر ۳۲ پوسٹ کوڈ ۷۵۲۱۰

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

اسلام میں ختم النبیین کا مفہوم اور قادیانیت

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کا انٹر نیشنل ختم نبوت سیمینار لندن کے لئے لکھے گئے مقالہ ﴿اسلام میں خاتم النبیین کا مفہوم اور قادیانیت﴾ کی پہلی قسط گزشتہ سے پیوستہ شمارہ میں آپ نے ملاحظہ فرمائی..... گزشتہ شمارہ میں دوسری قسط بوجوہ شائع کرنے سے قاصر رہے اب دوسری قسط شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد صرف ایک رسول کا آنا باقی تھا، اور وہ ہیں حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، ان کی تشریف آوری کے بعد قیامت تک ان کے علاوہ کسی نبی و رسول کی آمد متوقع نہیں۔

۴۔ قرآن کریم کی متعدد آیات شریفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل نازل ہونے والی وحی اور کتاب پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے، مثلاً:

ترجمہ": اور وہ لوگ ایسے ہیں کہ یقین رکھتے ہیں اس کتاب پر بھی جو آپ کی طرف اتاری گئی ہے، اور ان کتابوں پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری جاچکی ہیں، اور آخرت پر بھی وہ لوگ یقین رکھتے ہیں"۔

۲۔ ترجمہ": لیکن ان میں جو لوگ علم (دین) میں پختہ ہیں اور جو (ان میں) ایمان لے آنے والے ہیں کہ اس (کتاب) پر بھی ایمان لاتے ہیں جو آپ کے پاس بھیجی گئی اور (اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں) جو آپ سے پہلے بھیجی گئی تھی"۔ (النساء ۱۶۲)

۳۔ ترجمہ": اور آپ کی طرف بھی اور جو پیغمبر آپ سے پہلے گذرے ہیں ان کی طرف یہ (بات) وحی میں بھیجی جاچکی ہے"۔ (النساء۔ ۱۳۶)

۴۔ ترجمہ": کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب پر

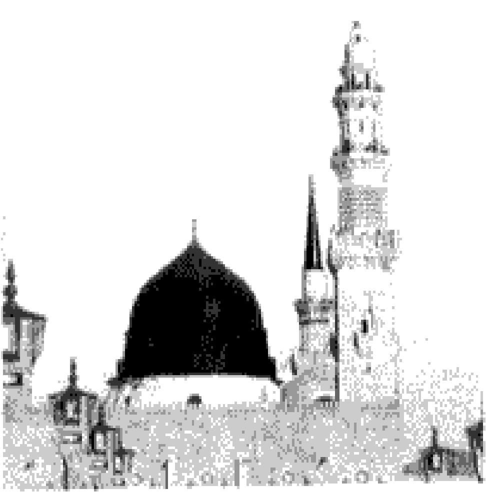

بھی ایمان رکھتے ہیں جو آپ کی طرف نازل کی گئی اور اس کتاب پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کی گئی"۔

۵۔ ترجمہ": ایسے ہی وحی بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کی طرف اور آپ سے پہلوں کی طرف جو زبردست اور حکمت والا ہے"۔ (الشوریٰ ۳)

ان آیات شریفہ سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم کے بعد کوئی کتاب اور کوئی وحی اور کوئی خطاب الٰہی ایسا باقی نہیں رہا کہ اس پر ایمان لانا واجب ہو، بلکہ جو وحی کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ مخصوص ہے اور جو انسانوں کے لئے واجب الایمان ہے، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باقی نہیں رہی، اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی اور رسول آنے والا نہیں، اور یہ ناممکن ہے کہ دنیا میں کوئی نبی اور رسول آئے اور اس پر ایسی وحی نازل نہ ہو جس پر ایمان لانا واجب ہو۔

۵۔ قرآن کریم کی متعدد آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ایک ہی امت شمار کرتے ہوئے اس امت کا دامن قیامت تک پھیلایا گیا، مثلاً:

۱۔ ترجمہ": تم لوگ اچھی جماعت ہو کہ وہ

جماعت لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی"۔ (آل عمران۔۱۱۰)

ترجمہ "اور ہم نے تم کو ایک ایسی جماعت بنادیا ہے جو (ہر پہلو سے) اعتدال پر ہے تاکہ تم (مخالف) لوگوں کے مقابلہ میں گواہ ہو' اور تمہارے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) گواہ ہوں"۔

ترجمہ "سو اس وقت بھی کیا حال ہوگا جب کہ ہم ہر امت میں سے ایک ایک گواہ کو حاضر کریں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان لوگوں پر گواہی دینے کے لئے حاضر لاویں گے"۔ (النساء ۴۱)

ان آیات سے ثابت ہے کہ نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہے' نہ امت محمدیہ کے بعد کوئی امت۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ "میں آخری نبی ہوں' اور تم آخری امت ہو"۔

۶۔ قرآن کریم میں بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے انبیا کرام علیہم السلام کا تذکرہ کیا گیا ہے' لیکن آپ کے بعد کسی رسول کے آنے کی طرف کوئی ہلکا سا اشارہ بھی نہیں کیا گیا' مثلاً:

ترجمہ: اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا"۔

ترجمہ "اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ سے قبل کوئی رسول اور کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا"۔ (الحج ۵۲)

ترجمہ: اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے"۔ (الفرقان۔۲۰)

اس قسم کی آیات بہت زیادہ ہیں "المعجم المفہرس لالفاظ القرآن" میں اس نوع کی آیات بتیس ذکر کی گئی ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبوت مقدر ہوتی اور ان نبیوں کے انکار سے امت کی تکفیر لازم آتی تو لامحالہ وصیت و تاکید ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی آئیں گے ایسا نہ ہو کہ ان میں سے کسی کا انکار کر کے ہلاک ہوجاؤ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نبیوں کے ذکر کرنے کی بجائے زیادہ اہم یہ تھا کہ بعد میں آنے والے نبیوں کو ذکر کیا جاتا' کیونکہ انبیا سابقین پر ایمان نہ لانا بھی کفر تھا خواہ ان کی تعداد جو بھی ہو' بخلاف بعد میں آنے والے نبیوں کے کہ ان کے ساتھ امت کو معاملہ پیش آنا تھا اس لئے ضروری تھا کہ ان کا ذکر تاکید کے ساتھ کیا جاتا' لیکن پورے قرآن میں ایک بھی آیت ایسی نہیں جس میں بعد میں آنے والے کسی نبی کا تذکرہ ہو' معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔

ان نکات میں مَیں نے قرآن کریم کی جن آیات کا حوالہ دیا ہے ان میں ختم نبوت کے مسئلہ کو ہر پہلو سے روشن کردیا گیا ہے' اور ان سے آیت "خاتم النبیین" کی تفسیر باکمل وجوہ معلوم ہوجاتی ہے کہ اس سے مراد ہے آخری نبی' جس کے بعد کوئی دوسرا نبی مبعوث نہ ہو۔

تنبیہہ:

اگر کسی کو خیال ہو کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی آنے والا نہیں ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری کیسے ثابت ہو سکتی ہے؟ تو جواب اس کا یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے نبی ہیں' جیسا کہ اوپر سورہ صف کی آیت نقل کرچکا ہوں:

ترجمہ: اور میرے بعد جو ایک رسول آنے والے ہیں جن کا نام (مبارک) احمد ہوگا میں ان کی بشارت دینے والا ہوں"۔ (صف۔۶)

معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد آنے والے تھے' چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی بشارت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام چونکہ پہلے تشریف لائے تھے' اس لئے وہ انبیائے سابقین کی فہرست میں شامل ہیں۔

اور امت محمدیہ تمام انبیائے علیہم الصلوۃ والسلام پر پہلے سے ایمان لاچکی ہے' البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث متواترہ میں اس کی اطلاع دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ اٹھالئے گئے ہیں اور قرب

قیامت میں جب کانا دجال نکلے گا تو اس کو قتل کرنے کے لئے آسمان سے نازل ہوں گے۔

اس ناکارہ نے "حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات و نزول کا عقیدہ" کے نام سے ایک رسالہ لکھا ہے جو تحفہ قادیانیت جلد سوم کا پہلا رسالہ ہے' اس میں مستند حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ قرب قیامت میں عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نازل ہونے پر اللہ کا عہد ہے اور یہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام کا اجماعی عقیدہ ہے' تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اس پر اجماع ہے' اور صحابہؓ کے بعد چودہ صدیوں کے مجددین و اکابر امت بھی اس پر متفق ہیں۔ واللہ الموفق۔

خاتم النبیین کا مفہوم احادیث متواترہ کی روشنی میں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریباً دو سو احادیث میں علی رؤس الاشہاد مسئلہ ختم نبوت کو بیان فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں' آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا' لیکن کسی حدیث میں اس طرف اشارہ بھی نہیں فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سلسلہ نبوت جاری رہے گا یا یہ کہ انبیاء آتے رہیں گے۔ ختم نبوت پر چند احادیث ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

ترجمہ: "یعنی تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ (علیہما السلام) سے تھی' مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے"۔ (صحیح بخاری ص ۶۳۳ ج ۲ صحیح مسلم ص ۲۷۸ ج ۲)

اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے:

ترجمہ: "مگر میرے بعد نبوت نہیں"۔

یہ حدیث ان پندرہ صحابہ کرام سے مروی ہے: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ* حضرت جابر بن عبد اللہؓ* حضرت عمرؓ* حضرت علیؓ* حضرت اسماء بنت عمیسؓ* حضرت ابو سعید خدریؓ* حضرت ابو ایوب انصاریؓ* حضرت جابر بن سمرہؓ* حضرت ام سلمہؓ* حضرت براء بن عازبؓ* حضرت زید بن ارقمؓ* حضرت عبد اللہ بن عمرؓ* حضرت حبشی بن جنادہؓ* حضرت مالک بن حسن بن حویرثؓ* حضرت زید بن ابی اوفیٰؓ جن کو میں نے اپنے رسالہ "عقیدہ ختم نبوت" میں باحوالہ ذکر کیا ہے۔

حضرت ہارون' حضرت موسیٰ (علیہما السلام) کے تابع تھے اور ان کی کتاب و شریعت کے پابند تھے' گویا غیر تشریعی نبی تھے' لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد ایسی نبوت کی بھی نفی فرمادی' معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک نہ کوئی تشریعی نبی آسکتا ہے نہ غیر تشریعی۔ ملاحظہ فرمائیے:

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کی قیادت خود ان کے نبی کرتے تھے' جب ایک نبی کی وفات ہو جاتی تو اس کی جگہ دوسرا آجاتا' لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں' البتہ خلفا ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہمیں آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا جس سے پہلے بیعت ہو جائے اس کی بیعت کو پورا کرو' اسی طرح درجہ بدرجہ ان کو ان کا حق دو' کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے ان کی رعایا کے بارے میں خود سوال کرلیں گے"۔ (صحیح بخاری ص ۴۹۱' ج ۱ صحیح مسلم ص ۱۲۶' ج ۲' مسند احمد ص ۲۹۷' ج ۲' مشکوٰۃ ص ۳۲۰)

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز

گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز

شاپ نمبر این۔ ۹۱۔ صرافہ بازار

میٹھادر کراچی' فون: ۷۴۵۵۷۳

ناموسِ رسالت ﷺ اور قادیانیت کا تعاقب

خواجہ بختیار کاکی' حضرت محبوب الٰہی' خواجہ باقی باللہ' شیخ عبدالحق محدث دہلوی' شاہ محمد اسحق' مولانا سید حسین دہلوی' مولانا عبدالعلی' علامہ مفتی کفایت اللہ اور سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلوی رحمہم اللہ جیسے اساطین علم و فضل کی سرزمین میں ہم قادیانیت کو ہرگز پنپنے نہیں دیں گے۔ جناب الحاج اکرام الحسن صاحب کا دوسری عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس دہلی سے خطاب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد!

صدر محترم' علمأ عظام اور سامعین کرام! اللہ جل مجدہ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے ہم خدام کو تحفظ ختم نبوت جیسے اہم عنوان پر مشرقی دہلی کی سرزمین پر اس مبارک و مسعود کانفرنس کے انعقاد کی توفیق سے نوازا ساتھ ہی میں خود اپنے اور احباب و رفقا اراکین مجلس استقبالیہ کی طرف سے ان سب ہی مہمانان کرام اور شرکا حضرات کا خلوص دل کے ساتھ استقبال کرتا ہوں جنہوں نے اپنی تمام مصروفیات کے باوجود اپنے محبوب پیغمبر خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی ﷺ کی محبت میں سرشار ہو کر اس کانفرنس میں شرکت کی اور اس کی رونق کو دوبالا کیا۔ اللہ تعالی اس کانفرنس کو قبول فرمائے اور اس کے مفید ثمرات ظاہر فرمائے۔ (آمین)

حضرات گرامی! مشرقی دہلی کی یہ نئی لبدی ویلکم و جعفر آباد جو آج فدایان ختم نبوت کے لئے فرش راہ بنی ہوئی ہے اسی شہر دہلی کا ایک حصہ ہے جو اپنے اندر بے شمار تاریخی نقوش محفوظ کیے ہوئے ہے۔

اسلامیان ہند کے لئے یہ شہر عرصہ دراز تک رشد و ہدایت کا مرکز اور علمی پیاس بجھانے کا خاص مخزن رہا ہے خواجہ بختیار کاکیؒ' حضرت محبوب الٰہیؒ' خواجہ باقی باللہؒ' شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ' شاہ محمد اسحٰقؒ' مولانا سید نذیر حسین دہلویؒ' مولانا عبدالعلی دہلوی اور ابھی ماضی قریب میں علامہ مفتی کفایت اللہ دہلویؒ اور سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلویؒ جیسے اساطین علم و فضل نے اس شہر میں علوم نبوت کے جو چشمے بہائے اور جس طرح متحدہ ہندوستان کے چپہ چپہ کو نور محمدی سے جگمگایا وہ تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہیں۔

قومی و ملی تحریکات میں بھی اس شہر کو ایک خاص مقام حاصل رہا ہے تحریک آزادی کے عظیم مرکز کی حیثیت سے یہاں سے جو بھی آواز اٹھی وہ ملک کے کونے کونے میں سنی گئی۔ آج اسی شہر دہلی کے تقسیم وطن کے بعد آباد ہونے والے مشرقی حصہ ویلکم جعفر آباد کی عیدگاہ کے وسیع و عریض میدان میں ہم پورے جوش و جذبہ کے ساتھ ناموس رسالت کے محافظین کو خوش آمدید کہتے ہوئے امید کرتے ہیں کہ اس عیدگاہ سے بلند ہونے والی ﴿حق کی آواز﴾ انشا اللہ منکرین ختم نبوت کے محلوں کی بنیادوں کو متزلزل کر دے گی۔

محترم حضرات! تحفظ ناموس رسالت ﷺ کی جدوجہد شہر دہلی کے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ آج سے تقریباً ستر سال پہلے جب ایک دریدہ دھن مصنف نے آقائے نامدار سرور کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں بیہودگی کرتے ہوئے ﴿رنگیلا رسول﴾ تصنیف کی تو ۳۰ جون ۱۹۲۷ء کو اسی دہلی کے پچاس ہزار سے زائد عاشقان نبوت نے دہلی کی شاہ جہانی جامع مسجد کے سایہ تلے جمع ہو کر اس کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا تھا جس کی قیادت اس وقت کے جمعیت علمأ ہند کے صدر حضرت علامہ مولانا

مفتی کفایت اللہ صاحبؒ نے کی تھی۔ علامہ مرحوم نے اپنی صدارتی تقریر میں صاف صاف اعلان کیا تھا کہ ﴿مسلمان خواہ کہیں کا رہنے والا ہو یہ معلوم کرنے کے بعد کہ اس کے رسول ﷺ کی عزت ناموس پر حملہ کیا گیا ہے کبھی بھی چین سے گھر میں نہیں بیٹھ سکتا اور اس معاملہ میں مسلمان کسی چیز کی پرواہ کرنے والا نہیں ہے۔﴾ اسی طرح ۱۹۵۲ء میں جب ﴿امرت پتریکا﴾ نے رسالت مآب ﷺ کی شان رحمت میں گستاخی کی تو جمعیت علماء ہند کی آواز پر ۱۴/ اگست ۵۲ء کو اسی شہر میں دہلی میں لاکھوں مسلمانوں نے اس دریدہ دہن اخبار کے خلاف مظاہرہ کر کے اس بات کا ثبوت پیش کیا تھا کہ مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتا ہے مگر اپنے رسول اللہ ﷺ کے خلاف کسی ہرزہ سرائی کو برداشت نہیں کر سکتا۔

آج جبکہ خود ساختہ برطانوی نبی مرزا قادیانی کے زرخرید غلام اسلام دشمن طاقتوں کا سہارا لے کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ اور دین حق سے برگشتہ کرنے اور عقیدہ ختم نبوت کی بیخ کنی کی خفیہ مہم چھیڑے ہوئے ہیں تو دارالعلوم دیوبند اور جمعیت علماء ہند کی قیادت میں عاشقان نبوت کا یہ عظیم قافلہ اپنے عشق و محبت کا مظاہرہ کرنے اور اپنے دین و ایمان کی حفاظت کے لئے ایک بار پھر یہ اعلان کر دینا چاہتا ہے۔

جو جان مانگو تو جان دیدیں جو مال مانگو تو مال دیدیں
مگر یہ ہم سے نہ ہو سکے گا نبی کا جاہ و جلال دیدیں

حاضرین محترم! قادیانیت کا یہ فتنہ اسلام کی تاریخ میں پیدا ہونے والے فتنوں میں انتہائی خطرناک فتنہ ہے۔ اس فرقہ اور اس کے بانی نے اسلام کا نام لے کر اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہوئے جس طرح اسلامی شریعت کے بنیادی عقیدے ﴿ختم نبوت﴾ کو پامال کرنے کی کوشش کی ہے اس کے پیشرو جھوٹے مدعیان نبوت مسیلمہ کذاب اسود عنسی وغیرہ بھی یہ کام انجام نہ دے سکے تھے۔

حضرات محترم! یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ فتنہ قادیانیت کا اہل اسلام کی طرف سے یہ تعاقب صرف اس لئے ہے کہ وہ خود کو مسلمان کہہ کر سیدھے سادے مسلمانوں کو اپنے دام

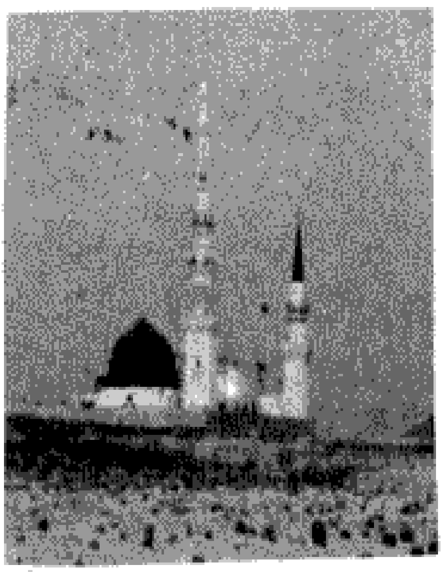

تزویر کا شکار بنا رہے ہیں حالانکہ بقول مرزا قادیانی ان کے اور اسلام کے درمیان ہر چیز میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ہمارا کہنا صرف یہ ہے کہ جب قادیانی مذہب اور اسلام کے اصول علیحدہ علیحدہ ہیں تو پھر وہ اپنے کو مسلمان کیوں کہتے ہیں؟ اگر وہ اسلام سے متوازی عقائد کی بناء پر خود اپنی کوئی غیر اسلامی شناخت قائم کر لیں اور اپنے کو مسلمان کہنے کی حرکت سے باز آجائیں تو ہمیں ان سے کوئی تعارض کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے گی اور جس طرح ہم دوسرے مذاہب والوں یہودیوں عیسائیوں اور ہندوؤں وغیرہ کے ماننے والوں سے کوئی سروکار نہیں رکھتے اسی طرح ہمیں قادیانیوں سے بھی کوئی سروکار نہ ہوگا لیکن اگر وہ اپنے کو مسلمان کہتے ہوئے اسی طرح ناموس رسالت کی دھجیاں اڑاتے رہیں گے تو ہم ان کا آخری حد تک تعاقب جاری رکھیں گے یہاں تک کہ حق غالب آجائے۔

اسی عزم کا اظہار کرنے کے لئے آج مشرقی دہلی کے ویلکم جعفر آباد کی اس عید گاہ کے وسیع و عریض میدان میں تحفظ ناموس رسالتؐ کی تحریکوں کی قائد جماعت جمعیت علماء ہند کے زیر اہتمام اور مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن دارالعلوم دیوبند کی نگرانی میں یہ دوسری ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس کے انعقاد کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی اس ارتدادی فتنہ سے محفوظ رہیں اور ہمارے پاک پیغمبر علیہ السلام کی عزت آبرو پر کسی کو ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے۔

حضرات گرامی! علماء صلحاء اور تحفظ ناموس رسالتؐ کے پروانوں کے اس عظیم الشان اجتماع میں میں نے بہت سا قیمتی وقت لے لیا میں اس سمع خراشی کے لئے اپنے بزرگوں اور ساتھیوں سے معذرت خواہ ہوں اور آخر میں ایک بار پھر اپنے ان سب معاونین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا اپنا خوشگوار فریضہ تصور کرتا ہوں جنہوں نے اس کانفرنس کے انعقاد میں کسی بھی طرح کے تعاون سے مجھے اور مجلس استقبالیہ کو نوازا ہے۔ میں حضرات علماء کرام اور حاضرین کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود اپنی تشریف آوری سے اس کانفرنس کو رونق بخشی۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور آپ سب کی ناموس رسالتؐ کی حفاظت کے لئے اس حقیر کوشش کو شرف قبولیت سے نوازے۔ (آمین)

دارالعلوم دیوبند اور اس کا مذاق و مزاج

دارالعلوم دیوبند کی ابتدا ایک انار کے درخت کے سائے میں ہوئی تھی' کسے معلوم تھا کہ یہ دو افراد جن کے نام محمود تھے جو اتنی مسکنت اور گمنامی کے ساتھ ایک چشمہ فیض جاری کر رہے ہیں بلا آخر بر صغیر کی تاریخ کا رخ موڑ کر رکھ دیں گے لیکن دنیا نے دیکھ لیا اس سادہ سی درسگاہ سے علم و فضل کے ایسے ایسے آفتاب و ماہتاب پیدا ہوئے جنہوں نے دنیا کو جگمگا کر رکھ دیا۔ (ادارہ)

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی شفیع صاحبؒ کی ایک نادر تحریر

۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق ۳۰ مئی ۱۸۶۷ء کو نہایت سادگی کے ساتھ دارالعلوم دیوبند کی عظیم دینی درس گاہ کا آغاز کیا گیا اس درس گاہ کے بانیوں کا مقصد چونکہ دین کی پر خلوص خدمت تھی اس لئے اس کے قیام کے لئے نہ اخبار و اشتہار کا اہتمام ہوا نہ اس مقصد کے لئے کوئی باضابطہ بورڈ قائم کیا گیا۔ نہ شہرت اور نام و نمود کے دوسرے طریقے اختیار کئے گئے بس اللہ کے کچھ مخلص بندوں نے دیوبند کے چھوٹے سے قصبہ کی ایک چھوٹی سی مسجد میں جسے چھتہ کی مسجد کہتے تھے ایک انار کے درخت کے نیچے آب حیات کا یہ چشمہ جاری کر دیا' اس عظیم الشان تعلیمی منصوبے کو عملاً شروع کرنے والے صرف دو افراد تھے۔ ایک استاد ایک شاگرد دونوں کا نام محمود تھا' استاد حضرت ملا محمود دیوبندیؒ کے نام سے معروف ہوئے اور جنہوں نے اپنی ریشمی رومال کی تحریک کے ذریعہ انگریزی حکومت کے ایوانوں میں زلزلہ ڈال دیا۔

دارالعلوم کی ابتدا ایک انار کے درخت کے سایہ میں ہوئی تھی۔ کسے معلوم تھا کہ یہ دو افراد جو اتنی مسکنت اور گمنامی کے ساتھ ایک چشمہ فیض جاری کر رہے ہیں بلا آخر بر صغیر کی تاریخ کا رخ موڑ کر رکھ دیں گے لیکن دنیا نے دیکھ لیا کہ اسی سادہ سی درسگاہوں سے علم و فضل کے ایسے ایسے آفتاب و ماہتاب پیدا ہوئے جنہوں نے ایک دنیا کو جگمگا کر رکھ دیا۔ درسگاہیں دنیا میں بہت سی قائم ہوئی ہیں' دینی درس گاہوں کا بھی کسی دور میں فقدان نہیں ہوا لیکن اللہ نے دارالعلوم دیوبند کو جو فضیلت اور جو امتیاز بخشا وہ بہت کم علمی اداروں کے حصے میں آتا ہے۔ یہاں مجھے مختصراً اسی امتیاز کو واضح کرنا ہے۔

دارالعلوم دیوبند کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ وہ محض ایک درس گاہ کا نہیں ایک خاص نظریہ اور ایک خاص طرز عمل کا نام ہے۔ اس درس گاہ کی بنیاد ہی چونکہ اس لئے رکھی گئی تھی کہ اس کے ذریعہ اسلام اور اسلامی علوم کو اپنی صحیح شکل و صورت میں محفوظ رکھا جائے اس لئے اس کا مسلک یہ رہا ہے کہ دین صرف کتابی حروف و نقوش کا نام نہیں ہے اور نہ دین محض کتابوں سے سمجھا جا سکتا ہے۔ اللہ نے ہمیشہ کتاب کے ساتھ رسول کو اس لئے بھیجا ہے کہ وہ اپنے عمل سے کتاب کی تفسیر کرے۔ چنانچہ ایسی مثالیں تو ملتی ہیں کہ دنیا میں رسول بھیجے گئے مگر کتاب نہیں آئی لیکن ایسی مثال کوئی ایک بھی نہیں ہے کہ صرف کتاب بھیج دی گئی ہو اور اس کے ساتھ رسول کوئی نہ آیا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت بتلاتی ہے کہ دین کو سمجھنے سمجھانے اور پھیلانے پہنچانے کا راستہ صرف کتاب نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ وہ اشخاص بھی ہیں جو کتاب کا عملی پیکر بن کر اس کی تفسیر و تشریح کرتے ہیں لہذا دین کو سمجھنے کے لئے کتاب اللہ اور رجال اللہ' لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان میں سے ایک کو دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ قرآن کریم کو آنحضرت ﷺ کی تفسیر و تشریح کی روشنی میں اور سنت رسول اللہ ﷺ کو صحابہ و تابعین اور دوسرے بزرگان دین کے متواتر عمل کی روشنی میں ہی ٹھیک سمجھا جا سکتا ہے۔ اس کے بغیر دین کی تعبیر و تشریح کی ہر کوشش گمراہی کی طرف جاتی ہے۔

ہاں دین کے ان سرچشموں میں مراتب کا فرق ضرور ہے جو مقام اللہ تعالیٰ کا ہے وہ کسی نبی کو حاصل نہیں ہو سکتا' جو مرتبہ ایک نبی کا ہے وہ کسی صحابی کو نہیں مل سکتا اور جو درجہ ایک

صحابی کو حاصل ہے کوئی بڑے سے بڑا ولی اس درجہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ بس فرق مراتب کے ساتھ دین کے ان سر چشموں میں سے ہر ایک کے حقوق و حدود کی رعایت دارالعلوم دیوبند کا وہ خصوصی مزاج ہے جس نے اسے دوسرے اداروں سے امتیاز عطا کیا ہے اور جس کی بنا پر اس کا مسلک مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر کے درمیان ایک ایسی راہ اعتدال کی حیثیت رکھتا ہے جو افراط و تفریط سے بچتی ہوئی کتاب و سنت تک پہنچتی ہے۔

اور جب دارالعلوم دیوبند کا اساسی نظریہ یہ ٹھہرا کہ دین کتاب اللہ اور رجال اللہ کے مجموعہ کا نام ہے تو یہیں سے اس کا ایک دوسرا عملی امتیاز ظاہر ہوتا ہے اور وہ یہ کہ دارالعلوم اپنے عہد شباب میں محض ایک علمی درس گاہ نہیں تھی جس میں طلبا کو صرف کتابوں کے حروف و نقوش اور صرف علم کا ظاہری خول دیا جاتا ہو بلکہ یہ ساتھ ساتھ ایک عملی تربیت گاہ بھی تھی' جہاں علم کے ظاہری بدن میں عمل صالح اور اخلاق فاضلہ کی روح بھری جاتی تھی' یہاں سے فارغ ہو کر نکلنے والے صرف ظاہری علوم ہی سے آراستہ نہیں ہوتے تھے بلکہ وہ عملی اعتبار سے بھی سچے اور پکے مسلمان ہوتے تھے جن کی ہر ہر نقل و حرکت اسلام کی نمائندگی کرتی تھی۔

میرے والد ماجد حضرت مولانا محمد یٰسین صاحبؒ دارالعلوم کے قرن اول کے طلبا میں سے تھے وہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے دارالعلوم کا وہ زمانہ دیکھا ہے جب اس کے ایک چپڑاسی سے لے کر صدر مدرس اور مہتمم تک ہر ہر شخص ولی کامل تھا۔ دن کے وقت یہاں علوم و فنون کے چرچے ہوتے اور رات کے وقت اس کا گوشہ گوشہ اللہ کے ذکر اور تلاوت قرآن سے گونجتا تھا۔ چنانچہ اس دور میں جو شخصیتیں دارالعلوم دیوبند سے تیار ہوئیں انہوں نے عبادات' معاملات' اخلاق' معاشرت' سیاست اور اجتماعی امور میں ایسے ایسے تابناک کردار پیش کئے ہیں کہ آج اس کی نظیر ملنا مشکل ہے' ان میں سے ہر شخص اسلام کی مجسم تبلیغ تھا' وہ جہاں بیٹھ گیا' ایک جہاں کو سچا مسلمان بنا کر اٹھا۔ علم اگر روح عمل سے خالی ہو تو عموماً انسان میں خود پسندی اور پندار پیدا کر دیتا ہے۔ لیکن دارالعلوم دیوبند کا علم چونکہ روکھا پھیکا علم نہ تھا' بلکہ اس میں اخلاق و عمل اور عشق و محبت کا سوز و ساز بھی شامل تھا۔ اس لئے اس کی تیسری خصوصیت یہ رہی ہے کہ اس کا پورا ماحول تواضع کا پیکر تھا اس جماعت کے افراد ایک طرف علمی وقار استغنا اور خودداری کے حامل تھے اور دوسری طرف فروتنی' خاکساری اور ایثار و زہد کے جذبات سے معمور۔

دارالعلوم کے بانی حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ ہر علم و فن سے یکتائے روزگار تھے' ان کی تصانیف آج بھی ان کے علوم کی شاہد ہیں' لیکن سادگی کا عالم یہ تھا کہ ان کے پاس کبھی کپڑوں کے دو سے زائد جوڑے جمع نہیں ہوئے دیکھنے والا پتہ بھی نہ لگا سکتا تھا کہ یہ وہی مولانا محمد قاسمؒ ہیں جنہوں نے مسلمانوں ہی سے نہیں غیر مسلموں اور مخالفوں سے بھی اپنے علم و فضل کا لوہا منوایا ہے۔ حضرت مولانا سعید احمد دہلویؒ دارالعلوم کے قرن اول کے اساتذہ میں سے تھے اور فلسفہ' ریاضی' ہیئت اور دیگر عقلی علوم میں اس وقت ان کا ثانی نہیں تھا' انہوں نے ساری عمر دیوبند کے قصبہ میں گزاری اور اس حالت میں دنیا سے تشریف لے گئے کہ دیوبند میں ان کی ذاتی جائیداد تو کجا رہنے کا مکان بھی اپنا نہیں تھا۔ تعظیمی القاب کے تکلفات تو بہت بعد میں پیدا ہوئے۔ حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحبؒ جو دارالعلوم کے پہلے طالب علم تھے اور بعد میں علم و سیاست دونوں میدانوں میں عالمگیر شہرت حاصل کی جب وہ دارالعلوم کے صدر مدرس ہوئے تو انہیں صرف «بڑے مولوی صاحب» کہا جاتا تھا۔

مفتی عزیز الرحمٰن صاحب دارالعلوم کے مفتی اعظم تھے لیکن ذاتی طور پر علم ہے کہ وہ محلے کی بیواؤں یتیموں اور بیکس افراد کا سودا سلف خود اپنے ہاتھوں سے لا کر انہیں پہنچایا کرتے تھے۔ حضرت مولانا سید اصغر حسینؒ (جو حضرت میاں صاحب کے نام سے معروف ہیں) حدیث کے اونچے درجہ کے اساتذہ میں تھے' لیکن آخر عمر تک ایک کچے مکان میں مقیم رہے اور صرف اس لئے پختہ مکان نہیں بنوایا کہ محلّہ غریبوں کا تھا اور جب تک سب کے مکان پختہ نہ بن جائیں اپنا مکان پکا کرانے کو دل نہیں مانتا تھا۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ جنہیں آج دنیا اس صدی کے عظیم رہنما کی حیثیت سے جانتی ہے اور جنہوں نے ایک ہزار سے زیادہ تصانیف چھوڑی ہیں ایک امیر گھرانہ کے چشم و چراغ تھے' لیکن دارالعلوم میں طالب علمی کی زندگی اس طرح بسر کی کہ مدرسہ کے قریب ایک چھوٹی سی مسجد میں رہتے اور

طالب علمی ہی کے زمانے میں اوقات کے نظم و ضبط کا عالم یہ تھا کہ ان کی مصروفیات کو دیکھ کر وقت معلوم کیا جا سکتا تھا' زمانہ امتحان کا ہو یا عام تعلیم کا ہمیشہ عشاء کے بعد سو جاتے اور آخر شب میں تہجد کے لئے بیدار ہوتے۔ اس معمول میں کبھی فرق نہیں آیا' اس علمی ادارے کی چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ اس نے اپنے مسلک اعتدال کی طرف دعوت اور دوسروں پر تنقید کے سلسلے میں پیغمبرانہ اسلوب تبلیغ اختیار کیا جس میں مخالف کو زیر کرنے کے بجائے اس کی دینی خیر خواہی کو زیادہ اہمیت حاصل ہوتی ہے' دارالعلوم دیوبند نے حق کے معاملے میں مداہنت کو کبھی گوارا نہیں کیا اور جس بات کو حق سمجھا اس کا برملا اظہار بھی کیا لیکن اس اظہار میں حکمت اور نرمی کا پہلو ہمیشہ مد نظر رکھا گیا۔

دارالعلوم دیوبند کا اصل مقصد چونکہ دین کی حفاظت تھا اور یہ مقصد اس وقت تک حاصل نہ ہو سکتا تھا جب تک ایک جماعت دوسرے ہر کام کو چھوڑ کر صرف اسی کی نہ ہو رہے اس لئے انہوں نے دنیوی مناصب اور عہدوں سے قطع نظر کر کے اور خود پیٹ پر پتھر باندھ کر اس خدمت کو انجام دیا' لیکن عام مسلمانوں کی مادی ترقی کی فکر انہیں ہمیشہ دامن گیر رہی اور انہوں نے ہر اس پر خلوص تحریک کے ساتھ مقدور بھر تعاون کیا جو دین کو محفوظ رکھتے ہوئے مسلمانوں کی اجتماعی فلاح اور مادی ترقی کا مقصد لے کر آگے بڑھی' ہاں جس جگہ مادی ترقی کے شوق میں انہیں دین پامال ہوتا نظر آیا وہاں وہ دین کی حفاظت کے لئے سد سکندری بن گئے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ دو سو سال تک انگریز اور

فنائے بکھرو ورق لالہ نے نرگس نے بکھیرا گل نے
چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں میری

ہندو کی دوہری چکی میں پسنے کے باوجود اللہ کے فضل و کرم سے آج دین اپنی صحیح شکل میں محفوظ ہے۔ برصغیر میں دین کو سمجھانے والے اس کی دعوت دینے والے اور اس پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کا جذبہ رکھنے والے موجود ہیں اور عام مسلمان بھی مغربی افکار کے بے پناہ سیلاب کے باوجود نظریاتی طور پر آج بھی مسلمان ہیں اور اسلام پر فخر کرتے ہیں۔

دارالعلوم دیوبند نے جتنی عظیم شخصیتیں پیدا کیں اتنی شخصیتیں کم ہی کسی علمی درسگاہ کے حصے میں آتی ہیں شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحبؒ' حضرت مولانا علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ' حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ' حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحبؒ' حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ' حضرت مولانا مناظر احسن گیلانیؒ اور نہ جانے علم و عمل کے کیسے کیسے آفتاب و ماہتاب اس درسگاہ سے پیدا ہوئے۔ جن میں سے ہر شخص ایک مستقل جماعت کی حیثیت رکھتا تھا۔

دارالعلوم دیوبند درحقیقت انہی شخصیتوں اور اسی طرز فکر اور طرز عمل کا نام ہے جس کی مختصر تشریح اوپر پیش کی گئی۔

میں نے اپنی آنکھ دارالعلوم دیوبند ہی کے پرنور صحن میں کھولی اور ترپن سال اس مادر علمی کی آغوش میں گزارے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے انوار و فیوض کا ہر شعبہ ایک ضخیم تصنیف چاہتا ہے اور آج جب کوئی شخص مجھ سے یہ پوچھتا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کس چیز کا نام ہے؟ اور اس کے امتیازی خصائص کیا ہیں؟ تو میں اس شعر کے سوا ان سوالات کا کوئی جواب نہیں دے پاتا کہ۔

اکنوں کرا دماغ کہ پرسد ز باغباں
بلبل چہ گفت و گل چہ شنید و صبا چہ کرد؟

○

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے

آسمانوں کی زینت ستارے' خواتین کی زینت زیورات

ستارا جیولرز

صراف بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲

فون نمبر: ۷۳۵۰۸۰

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی

لوگ آگ سے ڈرتے ھیں لیکن آگ میں لے جانے والے اسباب سے نہیں ڈرتے

خطبہ مسنون کے بعد۔

آیت کریمہ ترجمہ (مومنو اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آتش جہنم سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں) کی تشریح فرماتے ہوئے

لوگ نتائج سے تو ڈرتے ہیں۔ لیکن نتائج پیدا کرنے والے اسباب سے نہیں ڈرتے ہیں۔ یعنی آگ سے تو ڈرتے ہیں لیکن آگ میں لے جانے والے اسباب سے نہیں ڈرتے' مرض سے ڈرتے ہیں لیکن مرض پیدا کرنے والے اسباب' غیر صحت بخش آب و ہوا۔ متعفن فضا اور جراثیم سے نہیں ڈرتے۔ اس کھلی ہوئی حقیقت اور روز روشن کی طرح عیاں غلطی میں بڑے بڑے فلاسفہ' علماء' اور حکماء سب مبتلا ہیں' کوئی اپنی اولاد کو آگ میں نہیں ڈالنا چاہتا' لیکن نادانی اور غفلت سے اسباب وہی اپناتا ہے جو آگ میں لے جانے والے ہیں۔

ایک خاتون شادی میں شرکت کے لیے گئیں' شادی شادی ہوتی ہے ہر ایک خوش و خرم نظر آتا ہے۔ اپنی خوشی اور بشاشت کا اظہار کرتا ہے مگر ان خاتون کے چہرے پر اداسی بلکہ گھبراہٹ سی طاری تھی' عورتوں نے پوچھا بہن کیا بات ہے آپ نہیں ہنس بول رہی ہیں کیوں خاموش خاموش چپ سادھے بیٹھی ہیں۔ ان خاتون نے جواب دیا بہن میں جب گھر سے نکلی تو میرا بچہ سو رہا تھا۔ میں اسے سوتا چھوڑ کر چلی آئی ہوں' فکر لگی ہوئی ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جاگے اور وہیں طاق پر ماچس رکھی ہوئی ہے لے کر کھیلنے لگے' جلائے اور اس کے کپڑوں میں آگ لگ جائے۔ عورتوں نے بہت سمجھایا اور مطمئن کرنا چاہا کہ بہن آپ اطمینان رکھیں بچہ جاگے گا تو طاق پر رکھی ہوئی ماچس جو اوپر ہے کیونکر لے گا کیسے اس پر چڑھے گا آپ خواہ مخواہ وہم سے پریشان ہیں ان کو بہت کچھ اطمینان دلایا لیکن اس دور از قیاس امکان پر بھی ان کے دل میں جو کھٹک پیدا ہو گئی تھی وہ دور نہ ہو سکی اس لیے کہ ماچس کی تیلی جلانے کا نتیجہ فوراً" سامنے آجاتا ہے۔

مگر ہمارا ہی بچہ جب ایسے طور طریق اپناتا ہے یا ایسے ماحول میں جاتا ہے ایسی تعلیم و تربیت حاصل کرتا ہے جو اس کو اسلام اور شعائر اسلام سے دور لے جاتی ہیں۔ اخلاقی بے راہ روی اور مشرکانہ عقائد کی طرف لے جاتی ہیں۔ خدا فراموشی کی راہ پر ڈالتی ہیں' جو سراسر جہنم میں لے جانے والی ہیں تو اس ماں کو ذرا بھی فکر و تشویش نہیں ہوتی' اس لئے کہ وہ اس حقیقت پر زیادہ دھیان نہیں دیتی سامنے جو کچھ ہے اس پر اس کی نظر ہے نتائج سے غافل ہے اس لیے بے فکر و مطمئن ہے بلکہ بعض وقت فکر مند ماؤں کو ایسے ہی مطمئن کرنا چاہتی ہے۔ جس طرح گھر میں بچے کو چھوڑ کر شادی میں جانے والی خاتون کو عورتیں مطمئن کر رہی تھیں۔ آپ کیسی ناممکن بات کر رہی ہیں کہیں بچہ دیا سلائی کو پا بھی سکتا ہے۔ آگ سے بچانے کے لیے دینی عقائد کی حفاظت ضروری ہے' یہ ایمان و یقین کہ اس پوری کائنات کا خالق و مالک تنہا ایک خدا کی ذات ہے اور پورے نظام کو وہی چلا رہا ہے اس کے چلانے میں اس کو کسی کی نہ مدد و سہارے کی ضرورت ہے اور نہ وہ انسانوں کی طرح کبھی تھکتا اکتاتا ہے اور نہ اس پر نیند و غفلت طاری ہوتی ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب کی سچی اور پکی بات ہے۔ اس میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ صد فیصد صحیح ہے یہ کتاب (قرآن مجید) اس میں کچھ شک نہیں (کہ یہ کلام خدا ہے) (سورہ بقرہ۔۲)

اس کے بھیجے ہوئے نبی آخر الزماں سچے نبی ہیں اور جو کچھ انہوں نے بتایا اور انسان کو راہ ہدایت دکھائی ہے وہ سب حق ہے۔ قیامت کا آنا یعنی اس دنیا کا جس کی زیب و زینت عیش و آرام میں پڑ کر انسان غفلت کی زندگی گذارتا ہے۔ ایک دن فنا ہو جانا یقینی ہے یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ کا وعدہ پورا ہو کے رہے گا۔ (اور یہ بھی سن رکھو کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے)

قیامت میں قرآن و حدیث میں دی گئی تعلیمات ہی کے مطابق حساب ہوگا' جو اپنے ایمان و عمل میں کھرا نکلے گا۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اور اس کو ابدی راحت و آرام نصیب ہوگا۔ اور جو ان عقائد میں کچا ہوگا یا اس سے دور جا پڑے گا وہ

ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں ڈالا جائے گا۔

اب ذرا سوچئے کہ اپنے بچے کو آپ شعوری یا غیر شعوری طور پر کس راہ پر لگا رہے ہیں اس کے لیے کون سے اسباب اپنا رہے ہیں آگ میں لے جانے والے یا اس سے بچانے والے؟

اس روشنی میں اپنے بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت کا انتظام کیجئے ان کے ایمان و عقیدہ کی فکر کیجئے اور اس کے لیے اس ماں کی طرح بے کل و بے چین ہو جایئے جو ایک موہوم خیال اور دور از قیاس بات کے خیال سے خوشی و شادی کے موقع پر بھی اداس بیٹھی تھی' کہ کہیں بچہ جاگ کر دیا سلائی اتار کر جلائے نہیں کہ اس کے کپڑوں میں آگ لگ جائے اور وہ جل جائے۔

میرے دوستو اور بھائیو! اس حقیقت پر ذرا سنجیدگی کے ساتھ' فکر کے ساتھ حقیقت پسندی کے ساتھ غور فرمایئے کہ اس وقت اپنے بچے کو آپ دین و عقیدہ کی طرف سے غافل ہو کر جو تعلیم دے رہے ہیں وہ آپ کے بچے کو غیر شعوری طور پر کس راہ پر لے جا رہی ہے۔ آگ کے راستہ پر یا اس سے بچانے والے راستہ پر۔

آپ علماء کی تقریر سنتے ہیں لیکن فائدہ نہیں اٹھاتے۔ آپ اگر آگ میں لے جانے والے اسباب سے ڈرنے لگیں اور فکر و دور اندیشی سے کام لیں۔ اور آخرت میں جو انجام سامنے آنے والا ہے اس پر غور کریں تو اس سے آپ کو وہ فائدہ ہوگا جو مضامین و تقریروں سے بھی نہیں حاصل ہو سکتا۔ اس کا سارا انحصار اس پر ہے کہ فوری اور نقد فائدے پر نہیں بلکہ انجام پر غور فرمائیں۔

آپ اس کو اس مثال سے سمجھئے آپ کا بچہ سائیکل چلا رہا ہے' سائیکل میں بریک نہیں ہے اور بچہ جس راستہ پر سائیکل لے کر جا رہا ہے اس راستہ میں بڑے بڑے غار اور کھائیاں ہیں اگر آپ نے اپنے بچے کو اس راستہ پر جانے دیا تو خود سوچئے کہ اس بچہ کا انجام کیا ہوگا ابھی جب تک بچہ مسطح زمین پر سائیکل چلا رہا ہے آپ دیکھ رہے ہیں اور خوش ہو رہے ہیں لیکن چند گھنٹوں کے بعد وہ جن کھائیوں میں گر کر ہلاک ہو جائے گا اس پر آپ کی نظر نہیں جا رہی ہے۔

ہم نے شروع میں آپ سے کہا تھا کہ لوگ نتائج سے تو ڈرتے ہیں لیکن نتائج پیدا کرنے والے اسباب سے نہیں ڈرتے یعنی آگ سے ڈرتے ہیں لیکن آگ میں لے جانے والے اسباب سے نہیں ڈرتے۔

ابھی ہم مانڈو ہو کر آئے ہیں وہاں کیسے کیسے غار اور کھائیاں ہیں اگر کوئی آنکھ بند کر کے انجام سے بے خبر ہو کر ان کھائیوں کی طرف سائیکل چلائے تو اس کا انجام کیا ہوگا؟

ہم اس وقت زندگی کے جس راستہ پر چل رہے ہیں اس میں بڑی بڑی کھائیاں ہیں بڑے بڑے غار ہیں۔ اس کی بہت زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ کیسے کیسے ایمان سوز' دین سوز' آخرت کے حساب کتاب اور اس کے برے انجام سے غافل کر دینے والے خوش رنگ و خوش آہنگ حالات ہیں جو ہمارے بچوں کو آگ کے الاؤ میں جھونک دینے کے لیے منہ کھولے ہوئے ہیں' مگر ہم اس پر غور نہیں کرتے' اس کی فکر نہیں کرتے' نقد اور فوری نفع کی تلاش میں بالکل ہی غافل ہیں کہ ہمارا بچہ ہلاکت خیز غاروں اور کھائیوں کی طرف جا رہا ہے۔

بچوں کی تعلیم و تربیت کی فکر نہیں کرتے' ان کو صحیح راستہ نہیں بتاتے' بچے کے دل و دماغ میں سب سے پہلی بات یہ بٹھانی چاہئے' پہلی نصیحت یہ کرنی چاہئے کہ سب سے بڑا جرم شرک و بدعت ہے یعنی اللہ کے علاوہ کسی اور کو نفع یا نقصان پہنچانے والا سمجھنا خدا کے نزدیک شرک و بدعت نہایت گندی اور گھناؤنی چیز سے بھی گندی ہے' مزاروں پر جاکر مانگنا اور اپنی عرضیاں پیش کرنا' یہ سب شرکیہ کام ہیں۔ ان سے بچنے کی بچوں کو تربیت دیجئے' ان کو ایسی تعلیم دیجئے جو ان خطرناک چیزوں سے ان کو بچا سکے۔ یہ تو صرف خدا کی قدرت میں ہے۔ کہ جو چاہے اور جب چاہے اور جس کے لیے چاہے فیصلہ فرمادے' (اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرمادیتا ہے ہوجا تو وہ ہوجاتی ہے) کسی اور کو یہ قوت و طاقت حاصل نہیں۔

بس! بھائیو آخر میں یہی کہوں گا کہ اپنے بچوں کو متعلقین کو آگ سے بچایئے۔ ان چیزوں سے بچایئے جو آگ میں لے جانے والی ہیں۔ بچوں کو بری صحبت سے بچایئے' بری کتابوں سے بچایئے۔ اخلاق بگاڑنے والے رسالوں اور میگزینوں سے بچایئے۔ کالج کی تعلیم کو اسباب زندگی کے طور پر ضرور دلایئے' لیکن دین اور عقیدہ سے غافل اور اندھے بہرے ہو کر نہ تعلیم دلایئے کہ آپ کے بچوں میں الحاد و دہریت کے جراثیم پیدا ہو جائیں اور وہ آگ کے رستہ پر چل پڑیں۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

علامہ احمد میاں حمادی

قادیانیوں کے نام کھلا خط

اللہ رب العزت کے آخری پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ نے تئیس سال کے مختصر عرصہ میں مشرق سے مغرب تک شمال سے جنوب تک پورے عالم کو بقعہ نور بنادیا اور ایسا انقلاب برپا کردیا کہ جس کی مثال اقوام عالم دینے سے قاصر ہے 'ایک مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کے خود کاشتہ پودا اور اس کی ذریت کو دیکھئے کہ ڈیڑھ سو سال گزر جانے کے بعد بھی ذلت و رسوائی کی اتھاہ گہرائیوں میں گرتی چلی جارہی ہے' دشمنان اسلام کے مراعات یافتہ ہونے کے باوجود اقوام عالم کے لئے عبرت کا نشان بنی ہوئی ہے

آپ کا جوابی خط ملا افسوس یہ ہے کہ آپ نے حقائق پر غور کرنے کے بجائے اور اپنی آخرت سنوارنے کے بجائے پر خلوص دعوت توبہ کو ٹھکرادیا چونکہ الدین النصیحہ ترجمہ (دین خیر خواہی کا نام ہے) اس لئے ہم دوبارہ آپ کو دعوت توبہ دینے کے لئے یہ خط ارسال کررہے ہیں:

(۱) آپ نے لکھا ہے کہ آپ کونسا مسلمان ہیں؟ دیوبندی' بریلوی' شیعہ' سنی' اہلحدیث' حنفی اس کا جواب یہ ہے کہ ہر وہ گروہ مسلمان ہے جو سرور کائنات حضرت محمد عربی ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی تسلیم کرے اور پورے کے پورے دین اسلام کو سچا اور برحق سمجھ کر قبول کرے اور آپ کے بعد ہر مدعی نبوت بشمول مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے تمام جانشین اور پیروکاروں کو کذاب و دجال دوزخی اور واجب القتل تسلیم کرے جو ایسا نہیں وہ کذاب و دجال جہنمی واجب القتل ہے اور قتل کرنا مسلم حکومت کی ذمہ داری ہے رہی بات دیوبندی' بریلوی' اہلحدیث' حنفی وغیرہ تو یہ سب مسلکی اختلافات ہیں ان کا سرور کائنات کی آخری نبوت پر اٹل یقین ہے۔ ائمہ اربعہ کا اختلاف تو فقہی اجتہادی اختلاف ہے جس پر ان کو اجر ملے گا۔

باقی رہا مسلکی اختلافات تو یہ بھی صرف صحیح اور غلط کی حد تک ہیں 'صحت و غلطی کے لئے اصل چیز کا ہونا ضروری ہے اصل چیز ہی نہ ہو تو صحت و غلطی کس میں ہوگی؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کے دائرے میں یہ سب داخل ہیں رہی غلطی تو اس کی عارضی سزا ملنے کے بعد بات ختم اور غلطی کی معافی بھی ہوتی ہے' مگر جو دائرے سے ہی خارج ہے وہ دشمن اور غدار اور باغی ہوتا ہے دشمن غدار و باغی کی نہ معافی ہے نہ عارضی سزا اس کی سزا دائمی ہے یعنی وہ ہمیشہ کے لئے جہنمی ہے۔ مرزائیوں قادیانیوں کے بارے میں ہمارے بزرگوں کا تجزیہ یہ ہے کہ یہ لوگ بنیادی طور پر لادین ٹولہ ہے قادیانیت مذہب ہی نہیں ہے۔ بلکہ یہ لوگ مذہب کی آڑ میں عیاش ٹولہ ہے۔ ہم نے بھی اپنے تجربے اور مشاہدے سے اس رائے کو صحیح و حق سمجھا ہے۔ اس لئے کہ اگر قادیانیت مذہب ہوتا اور قادیانی مذہبی ہوتے تو مرزا غلام قادیانی کے پیروکار کبھی نہ بنتے کیونکہ اس کی تحریریں ہی اس کو جھٹلانے کے لئے کافی ہیں مرزا غلام احمد قادیانی نے جو کچھ کہا ہے وہ اللہ کے نبی ہونے کے دعویٰ کے حوالے سے کہا ہے اور اپنے آپ کو نبی کی حیثیت سے پیش کیا ہے اور

ہمارے آقا فخر موجودات محمد عربی ﷺ نے بھی جو کچھ فرمایا ہے وہ اللہ کے آخری نبی ہونے کی حیثیت سے کہا ہے آپؐ نے جب اللہ کا دین پیش کیا تو پوری دنیا بالخصوص دنیائے عرب نہ صرف دین اسلام کی مخالف تھی بلکہ شدید ترین دشمن تھی اور ہمارے آقا کی تمام باتوں کا مذاق اڑاتی تھی اور ہمارے آقا اور آپ کے غلاموں اور دین اسلام کو مٹانے میں اپنی پوری طاقت صرف کرڈالی مگر دنیا نے دیکھا کہ صرف ۲۳ سال کے قلیل عرصہ میں اللہ کی تمام باتیں جو رسول عربی ﷺ نے فرمائیں تھیں وہ حیران کن انداز میں پوری ہوگئیں۔ ۲۳ سال میں سے ۱۳ سال تو سخت آزمائش و مصائب میں گزر گئے باقی صرف ۱۰ سال میں وہ سب کچھ ہوگیا جو آپ نے فرمایا تھا۔

اب آپ ذرا متوجہ ہوں کائنات کے جھوٹے مرزا غلام قادیانی کی طرف جو آیات قرآنیہ رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامیابی و کامرانی کے لئے بطور سرٹیفکیٹ کے تھیں انہیں آیات کو چرا کر غلام قادیانی نے اپنی نام نہاد وحی مقدس فی الحقیقت ﴿شیطانی وحی﴾ نامی کتاب میں شامل کردیں۔ آپ اس کا ایک منصف ہونے کی حیثیت

سے جائزہ لیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ سچے آخری نبی سے کئے گئے خدائی وعدے کس طرح سچے نکلے اور جھوٹے شیطانی انگریزی ایجنٹ کی ہر بات کس طرح آج تک اس کی اور اس کے پیروکاروں کی روسیاہی کا سامان بنی ہوئی ہے۔

(۱) سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد عربی ﷺ اپنے سچے غلام صدیق اکبرؓ کے ہمراہ غار ثور میں تھے کہ دشمن پہنچ گیا تو صدیق اکبرؓ نے دیکھ کر تشویش کا اظہار کیا مگر سرور کائناتؐ نے پورے وثوق و اعتماد کے ساتھ فرمایا کہ ﴿لاتحزن ان اللہ معنا﴾ کہ غم نہ کر بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے اپنے پرائے سب تسلیم کرتے ہیں کہ دشمن عین موقع پر پہنچنے کے بعد ناکام واپس چلا گیا اسی طرح اس سفر ہجرت کے راستے میں سراقہ (جو بعد میں غلام بنا) قریب ہی پہنچ گیا مگر کس طرح اللہ نے اپنے نبتے پیارے رسول کی مدد فرمائی کہ وہ معافی مانگ کر واپس چلا گیا۔ غرض مختصر سے عرصہ دس سال میں سچے رسولؐ کے لئے اس کے سچے رب نے کایا ہی پلٹ دی کہ اللہ کے پاس تشریف لانے سے قبل کم از کم دس لاکھ مربع میل زمین پر اسلامی حکومت قائم کر دی اور آج چودہ سو سترہ سال کا عرصہ گزر چکا ہے کہ آپ ﷺ اپنی قائم کردہ حکومت میں آرام فرما ہیں اور قیامت تک آرام فرما ہوں گے' آپ کے بعد تھوڑے سے عرصہ میں آپ کے غلاموں کے قدموں کی چاپ روئے زمین کے کناروں تک سنائی دی اور سننے والوں نے اپنی کھلی آنکھوں سے آپؐ کی اور آپ کے غلاموں کی دھاک کا نظارہ دیکھا۔

(۲) آپ کے بدترین ہمعصر دشمنوں نے جب کہا کہ محمد عربی ﷺ کا نام و نشان گم ہو جائے گا۔ (معاذاللہ) تو آپؐ کے سچے رب نے فرمایا کہ نہیں ﴿ان شانئک هوالابتر﴾ کہ تیرے دشمن کا ہی نام و نشان گم ہو گا دنیا نے دیکھ لیا کہ ابولہب' ابوجہل' عتبہ' شیبہ وغیرہ جو کہ مرزائیوں کی طرح بدترین گستاخان و دشمنان رسول تھے عبرتناک انداز سے بے نام و نشان ہو گئے تب سے آج تک کسی نے ان کا نام رکھنا ہی پسند نہیں کیا اسی آیات مقدسہ کو مرزا قادیانی نے چرا کر اپنے تذکرہ شیطانی کتاب یعنی نام نہاد ﴿وحی مقدس﴾ کے صفحہ ۸۷۲ پر لکھا کہ ان شانئک هوالابتر کہ تیرا دشمن ہی بے نام و نشان ہو گیا' مگر ہوا یہ کہ مرزا قادیانی کا دشمن زندگی میں تو معزز ہو کر ہی رہا وفات کے بعد بھی اہل اسلام کے دلوں میں زندہ رہا اور رہے گا۔ علماء اسلام و اکابرین ختم نبوت کی بات ہی نرالی ہے عام سے مسلمانوں میں سے مرحوم شہید بھٹو مر کر بھی زندہ رہا۔ مرحوم ضیاالحق شہید بھی مر کر زندہ رہا' حالانکہ دیگر صدور پاکستان اور وزرائے اعظم پاکستان بھی یہ جہاں چھوڑ چکے ہیں۔ ان کا کہیں ذکر ہی نہیں مگر شہید بھٹو اور شہید ضیا کا نام زندہ و تابندہ ہے۔ اس لئے کہ دونوں نے مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے منہ پر کالک مل دی پھر پاکستان کی پنجاب ہائی کورٹ کے معزز جسٹس رفیق احمد تارڑ نے ہائی کورٹ کی سطح پر قادیانیوں اور مرزا قادیانی کے فریب و خباثت کا پردہ چاک کیا اور لکھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوؤں کے پیش نظر تمام مرزائی مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ کر کے مانتے ہیں اور مسلمانوں والا کلمہ بھی مرزا ملعون پر پڑھتے ہیں۔ قادیانیوں نے مارے خوف کے مقدمہ ہی واپس لے لیا' آج خدا کے فضل سے رسول عربی ﷺ کے صدقے وہی رفیق تارڑ صدر مملکت بنے ہوئے ہیں بلوچستان ہائی کورٹ کے جناب جسٹس امیر الملک مینگل نے قادیانیوں کے خلاف فیصلہ دیا تو گورنر کے عہدے پر فائز ہوئے۔ وفاقی شرعی عدالت کے جج جسٹس سردار فخر عالم نے مرزا غلام احمد قادیانی اور تمام مرزائیوں کے خلاف فیصلہ لکھا وہ چیف الیکشن کمشنر بنا۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے جسٹس عبدالقدیر چوہدری و دیگر تین معزز جسٹسوں نے قادیانیوں کے خلاف فیصلہ لکھا وہ باعزت ریٹائرڈ ہوئے۔ اور چیف الیکشن کمشنر بنے (مشتے نمونہ از خروار)۔

(۳) اس کے برعکس جن ججوں نے قادیانیوں کی ناجائز حمایت میں فیصلے دیئے اور رسول عربی ﷺ سے غداری کی ان کے ساتھ خدا نے کیا کیا ان پر جو ذلت مسلط ہوئی وہ پریس میں چھپ چکا ہے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ گویا مرزا قادیانی اور مرزائیت کی مخالفت نشان عزت اور مرزائیت کی حمایت نشان ذلت و رسوائی بنے۔

(۴) تقریباً ایک صدی گزر جانے کے بعد بھی مرزائیوں کو کوئی جائے پناہ نہیں مرزا قادیانی کی قبر آج تک کفرستان میں ہے اور اس کا چوتھا خلیفہ مرزا طاہر ﴿مفرور لندن﴾ بھی کافر حکومت کی پناہ میں بیٹھا ۵۲ اسلامی مملکتوں میں سے کسی اسلامی مملکت میں پناہ نہ ملی اگر ملی تو کفرستان میں ملی (جس کا انگایا ہوا پودا تھا) یہ بھی حق و صداقت کی بے شمار نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

(۵) رسول عربی ﷺ نے پہلے اپنے غلاموں کو ہجرت کروائی پھر اپنی ذات سے ہجرت کو اعزاز بخشا اور وہ بھی کسی کافر حکومت کی طرف نہیں بلکہ مدینہ کی طرف اپنے انصار غلاموں کی طرف بصد اعزازت و احترام تشریف لے گئے پھر دس سال میں کم از کم دس لاکھ مربع میل پر اسلامی حکومت قائم کی جیسا کہ اوپر گزرا شروع بعثت سے لے کر اسی دینوی حیات کے آخر تک بھی کسی کافر کی

چاپلوسی کا تصور بھی نہیں فرمایا نہ دبے نہ جھکے بلکہ ہر کافر طاقت کو دبایا اور جھکایا اس کے برعکس مرزا قادیانی ساری عمر کافر حکومت کی چاپلوسی کرتا رہا اور اپنی حکومت کے خواب دیکھتے دیکھتے ناکام ہو کر منہ مانگی ذلت کی موت ہیضہ کی بیماری میں مرا اور کافر حکومت میں مرا اور آج تک اس کی قبر بھی کفرستان میں ہے اور اس کا بیٹا مرزا محمود اسلام کے لبادے میں پاکستان آیا اور حکومت کے خواب دیکھتے دیکھتے مر گیا اور اسلام آباد میں ختم نبوت کے ایک جیالے کی للکار کو مرزا ناصر نے سنا تو دل کا دورہ پڑنے سے مر گیا مرزا طاہر چوروں کی طرح باقی مرزائیوں کو چھوڑ کر اپنے کنبے سمیت لندن بھاگ گیا۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی اسلام کی حق و صداقت کی نشانی کی ضرورت ہے؟ اور مرزائیوں کے دجل اور باطل ہونے کی کوئی اور دلیل ہو سکتی ہے؟

(۴) یوں قادیانی پاکستان کو بدنام کرنے کے لئے پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ وہ مظلوم ہیں اور من گھڑت مظالم کا رونا روتے ہیں اور صحابہ کرامؓ کی قربانیوں کو اپنی خود ساختہ مصائب کو ملاتے ہیں۔ مگر حق تو حق ہے۔

رسول عربی ﷺ اپنے غلاموں سمیت شعب ابی طالب میں تین سال تک محصور ہو گئے خوراک و پانی بند ہو گیا ناقابل بیان تکالیف برداشت کیں درختوں کے پتے کھا کر گزارا کیا' پرانے چمڑے کو دھو کر بھون کر پھانکا مگر کسی کے پائے استقامت میں جنبش نہ آئی' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے غیب سے مدد فرما کر دشمنوں کو شکست دے دی۔ آپ کے غلاموں نے اپنے خون سے انگاروں کو ٹھنڈا کیا مگر شمع اسلام کو روشن رکھا۔ ناقابل برداشت اور ناقابل تصور تکالیف برداشت کیں مگر اف تک نہ کی۔

ذرا مرزا طاہر مفرور لندن کو دیکھو کہ تین سال قید کے ڈر سے ملک چھوڑ کر بھاگ گیا جب گرو کا یہ حال ہے تو اس کے چیلے تو اس سے بھی گئے گزرے ہوں گے۔ کیا ہوتا کہ یہ لوگ بھی اگر حق پر ہیں تو حق والوں کی طرح تکالیف برداشت کرتے تین سال قید ہی تھی انگاروں پر تو نہیں لٹایا جاتا گلے میں رسی ڈال کر پتھریلی زمین پر تو نہیں گھسیٹا جاتا صرف تین سال قید اور کچھ جرمانہ جیل میں روٹی بھی ملتی' کپڑا بھی ملتا' فاقے ہرگز نہیں کرنے پڑتے پھر بھی بزدل بھاگ گیا' اسلام دشمنوں کافروں کی گود میں بیٹھ کر کافروں کی حمایت و طاقت کے بل بوتے پر بھڑکیں مار رہا ہے۔

مرزا کے پیروکاروں کا حال بھی بالکل یہی ہے کہ ان پر مقدمے قائم ہوئے اور سچے الزامات لگائے گئے مگر عدالت میں سزا کے خوف سے منحرف ہو گئے' خلیل قادیانی اور اس کے بھائی نے عدالت میں اپنے آپ کو مسلمان لکھوایا مقدمہ قائم ہونے پر سزا کے خوف سے اقرار نہیں کیا اور جھوٹے دلائل دے کر جان چھڑا کر بھاگ گئے۔ قادیانیوں پہ الزام یہی تو ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں غلام قادیانی کو محمد رسول سمجھ کر مانتے ہیں وغیرہ وغیرہ تو عدالتوں میں اقرار کیوں نہیں کرتے کہ وہ مسلمان نہیں۔ اور غلام احمد قادیانی کو نبی و رسول اور محمد کر کے مانتے ہیں جبکہ یہ باتیں ناقابل انکار حقائق کے طور پر مرزا کی کتابوں میں موجود ہیں تو پھر انکار کیوں کرتے ہیں؟! اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی ٹولہ ٹھگوں' چوروں' ڈاکوؤں اور عیاشوں کا ٹولہ ہے مذہب کی آڑ میں قادیانی دنیوی مفادات حاصل کر رہے ہیں۔ آپ ان تلخ حقائق پر مشتعل ہوئے بغیر غور کریں کہ کیا یہ ہی اس شخص کا کردار ہو سکتا ہے اور اس کے پیروکاروں کا کردار ہو سکتا ہے جس کا خدا اس کو کہے کہ ﴿میں تیرے ساتھ کھڑا ہوں' میں فوجیں لے کر تیرے پاس اچانک آؤں گا۔﴾ (تذکرہ صفحہ ۴۰۸) مگر ایک صدی گزر گئی نہ اس کا خدا آیا نہ اس کا ایک بھی فوجی آیا۔

﴿جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا میں اس کی اہانت کر ڈالوں گا۔﴾ (تذکرہ صفحہ ۲۱۴) مگر ہوا اس کے برعکس ہوا ہے۔ اور اس کا خدا اس کو کہے کہ (وہ اس کی تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے)۔ (تذکرہ صفحہ ۹۷) اس کا خدا اس کو کہے کہ میں تیری مدد کروں گا میں حفاظت کروں گا مگر صورتحال یہ ہے کہ نہ اس کو اور نہ ہی اس کے پیروکاروں کو پذیرائی ملی نہ عزت ملی' نہ حکومت ملی' دھوکے باز دھوکے سے اسلام کا نام اپنے اوپر چسپاں کر کے جی رہے ہیں۔ رسول عربی کے غلام اس وقت سے لے کر آج تک اپنے آقا کی نسبت کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں' مکی مدنی ہاشمی قریشی نہ صرف یہ بلکہ آپ کی غلاموں کی نسبت سے صدیقی' فاروقی' عثمانی' علوی' حسنی' حسینی کہلاتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں۔ جبکہ تمام مرزائی اپنے آپ کو قادیانی' مرزائی' غلام احمدی' کہلانے سے شرماتے ہیں اور عار محسوس کرتے ہیں یہ اس لئے کہ قادیانیوں نے مذہبی بنیاد پر مرزا قادیانی کو نہ مانا ہے اور نہ اس سے ان کا دلی تعلق ہے بلکہ دنیاوی مفاد پرستی کی بنیاد پر تعلق ہے ادھر مسلمانوں کو دیکھو کہ غربت' مفلسی کے باوجود اپنی دینی نسبت کو ایک لمحے کے لئے بھی بدلنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ البتہ مرزائی دنیا کا لالچ دے کر اور غلط بیانی سے کام لے کر اسلام ہی کے نام پر گمراہ و مرتد کر لیتے ہیں۔

اگر مرزائیوں پر ایسی غربت و مفلسی جو

باقی صفحہ ۲۶ پر

نوکوٹ (سندھ) میں
قادیانیوں کے ہاتھوں مسجد کی شہادت

مسجد اللہ کا گھر اور مسلمانوں کی عبادت گاہ ہے۔ مسجد کی بے حرمتی اور قرآن مجید کے تقدس کو پامال کرنا مسلمانوں کی دینی غیرت و حمیت کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے...... مسجد کی بے حرمتی اور مجرمین کا انجام ملاحظہ فرمائیں (مدیر)

منور علی راجپوت، جھڈو

انگریزوں نے اپنے وفادار پیدا کرنے کے لئے کسی کو سر کا خطاب دیا اور کسی کو جاگیریں دیں، انہی جاگیروں میں انگریزوں نے سندھ میں بھی قادیانیوں کو نواز کر ۱۸ ہزار ایکڑ جاگیر عطا کی اور اس کا زیادہ تر حصہ سندھ کے ضلع میرپور خاص میں آتا ہے۔ ایوب خان دور میں زرعی اصطلاحات کے ذریعہ کچھ زمینیں واپس لی گئیں، اس کے بعد بھی قادیانیوں کے پاس اس علاقہ میں دس ہزار ایکڑ زمین رہی جو نوکوٹ، عمرکوٹ، فضل بھمبھرو، نفیس نگر، کنری کے گرد و نواح میں موجود ہے اور کئی تو ایسے مقام ہیں کہ وہاں قادیانیوں نے اپنی اسٹیٹ قائم کی ہوئی ہے۔ اسی طرح نوکوٹ کے قریب ایک نصرت آباد فارم ہے اس کے علاقہ دیہہ اکو دڑو چک ۴ کے قریب آج سے تقریباً چالیس سال پہلے ایک مسلمان جسیم بخش گجر نے ایک زمین ٹھیکہ پر لی اور تقریباً پچیس سال اس زمین کا ٹھیکیدار رہا۔ اس پر اس نے ایک مسجد تعمیر کی اور جب تک وہ اس جگہ رہا مسجد بھی آباد رہی اس کے بعد کچھ اور ٹھیکہ دار مسلمان آئے اور مسجد اسی طرح آباد رہی آج سے چار پانچ سال قبل ایک قادیانی اللہ رکھا نے اس زمین کو ٹھیکہ پر لے لیا اور اس مسجد کے قریب کولہی بھیل غیر مسلم آبادی ہاری کے نام سے آباد کئے یوں ایک مسلمانوں کی پرانی مسجد بے آباد ہو گئی، لیکن قائم رہی۔ اچانک اس اللہ رکھا قادیانی نے ۲۲/اگست کی شام مغرب سے قبل ٹریکٹر کے ذریعہ اس مسجد کو شہید کر دیا اور اس میں موجود قرآن مجید بھی جو اس وقت مسجد میں تھے اس کی بے حرمتی ہوئی اور وہ بھی عمارت میں دب گئے، یہ علاقہ اگرچہ قادیانیوں کا تھا، چند چیدہ چیدہ ہاری مسلمان تھے وہ اس بات کو لے کر نفیس نگر، بھمبھرو، اور نوکوٹ آئے نوکوٹ کے سرکردہ مسلمانوں نے مقامی انتظامیہ کے نوٹس میں لانے کے لئے اور مسجد کی شہادت کا کیس داخل کرانے کے لئے مقامی تھانہ پہنچے تو انتظامیہ نے اس بات کا کوئی نوٹس نہ لیا، بلکہ سنی ان سنی کر دی اس سے نوکوٹ کے اسکول کے طلباء نے پرامن احتجاجی جلوس ۲۶/اگست کو صبح ساڑھے نو بجے کے بعد نکالا، جلوس انتہائی پرامن تھا اور اپنے مطالبہ کے لئے مٹھی روڈ، جو نوکوٹ کا مشہور اور معروف روڈ ہے اس سے گزر رہا تھا اسی روڈ پر قادیانیوں کی عبادت گاہ مسجد کی شکل میں موجود تھی، جلوس جب قادیانی عبادت گاہ سے گزرا تو مسلمانوں کے جلوس پر قادیانیوں نے فائرنگ کر دی، جس سے دو مسلمان شدید زخمی ہوئے۔ اس سے مزید اشتعال پھیلا اور اس سے شہر میں ایک واویلا ہوا قادیانی عبادت گاہ کو نقصان پہنچا۔ ۱۴ قادیانی مسلح گرفتار کر لئے گئے، مسلمان اس سانحہ کے بارے میں پھر مقامی انتظامیہ کے پاس گئے، لیکن مقامی انتظامیہ کے ایس ایچ او، ڈی ایس پی اور ایس ڈی ایم نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ہم نے قادیانی گرفتار کر لئے ہیں اور اس کیس کو سرکاری انداز میں چلایا جائے گا۔ نوکوٹ کے اس واقعہ کے بعد شہر میں ہڑتال ہوگی، نوکوٹ کے احباب نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا احمد میاں حمادی سے رابطہ کیا مولانا نے وہاں کے دوستوں کو تسلی دی اور خود تین بجے سفر کر کے نوکوٹ کے لئے عازم سفر ہوئے ادھر مولانا حمادی صاحب نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی کو اطلاع کراچی دی جو گولارچی کیس کے سلسلہ میں ہائی کورٹ گئے ہوئے تھے، مولانا حمادی نے حیدرآباد سے مولانا محمد نذر عثمانی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو ساتھ لیا اور کنری کے دوست ماسٹر عبدالواحد، قیصر سلطان، مولانا حافظ سعید احمد صاحب کو نوکوٹ پہنچنے کا عندیہ دیا، حضرت مولانا حمادی صاحب، مولانا نذر عثمانی اور کنری کے احباب عشاء کی نماز کے وقت نوکوٹ پہنچے اور مولانا محمد علی صدیقی عشاء کی نماز کے بعد نوکوٹ پہنچے مسجد میں تمام مسلمانوں کا ایک عظیم اجلاس ہوا، صبح کو انتظامیہ سے ملاقات ہوئی، مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے جہاں مسجد شہید ہوئی تھی وہاں جانے پر زور دیا، لیکن مقامی انتظامیہ اس طرف آنے کو تیار نہیں تھی۔ مقامی انتظامیہ کے رویہ سے مجلس کے رہنماؤں کو شک

ہوا کہ دال میں ضرور کالا ہے انتظامیہ حقائق کو مسخ کرنا چاہتی ہے۔ جب اس بات پر زور دیا گیا کہ ہم موقع پر جائیں گے تو ڈی ایس پی ڈگری ساجد علی شاہ کہنے لگے کہ آپ وہاں نہیں جاسکتے کیونکہ قادیانیوں کا علاقہ ہے اور وہ مسلح ہیں تو مجلس کے رہنماؤں نے کہا کہ آپ لوگ کس مرض کی دوا ہیں ہم آپ کو موقع پر لے کر چلیں گے اس پر مقامی ایس ایچ او اور ڈی ایس پی کہنے لگے کہ جناب آپ حضرات کو غلط فہمی ہوئی ہے مسجد قادیانیوں نے شہید نہیں کی' بلکہ انہی قادیانیوں کا ایک (فیجر) حیدر علوی ہے اس نے اس مسجد کو خود شہید کیا ہے اس لئے کہ بوسیدہ ہو گئی تھی دوبارہ بنانے کے لئے اور اب وہ دوبارہ بن گئی ہے اور وہ حیدر علی علوی مسلمان ہے قادیانی نہیں۔ مجلس کے رہنماؤں نے کہا کہ ہم اس حیدر علی سے ملنا چاہتے ہیں' اس لئے ہم ہر حال میں موقع واردات پر جائیں گے اس پر انتظامیہ بے بس ہو گئی اور ڈی ایس پی نے تین بجے چلنے کا کہا۔ اس دوران مولانا احمد میاں حمادی' مولانا محمد علی صدیقی' مولانا محمد نذر عثمانی وہاں کے مقامی ساتھیوں کے ساتھ پہنچے تو ایک میاں داد نامی نوجوان' نے آکر بتایا کہ میں مسلمان ہوں اور وہاں قادیانیوں کا ہاری ہوں اور یہ مسجد اللہ رکھا قادیانی نے شہید کرائی ہے نبی احمد قادیانی کا ٹریکٹر استعمال ہوا ہے اور نبی احمد قادیانی کا لڑکا نذیر اس ٹریکٹر کو چلا رہا تھا اور اس وقت یہ قادیانی نشے میں تھے جب میں نے قادیانی اللہ رکھا سے کہا کہ تو نے مسجد کیوں شہید کرائی؟ اس میں تو قرآن مجید بھی موجود تھے' اس نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ میاں داد نے یہ حلفیہ بیان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لیٹر ہیڈ پر لکھ کر دیا اس سلسلہ میں حضرت مولانا احمد میاں حمادی کے حکم پر مولانا محمد علی صدیقی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کیس درج کرانے کی خاطر ایک درخواست جمع کرادی اور اس کے بعد موقع واردات پر پانچ جیپ گاڑیوں میں یہ قافلہ موقع پر پہنچا ادھر نفیس نگر اور فضل بھمبر کے ساتھیوں کو اطلاع ملی کہ مجلس کے رہنما موقع دیکھنے آرہے ہیں وہ بھی کافی تعداد میں موقع پر پہنچے موقع پر پہنچتے ہی مولانا محمد علی صدیقی مسجد کی طرف گئے اور دیکھا کہ مسجد کی دیواریں کوئی بوسیدہ نہیں تھی نہ سیم زدہ اور اس موقع سے کچھ اوراق تفسیر کے بھی برآمد ہوئے نماز عصر پڑھی اور مولانا احمد میاں حمادی نے حیدر نامی آدمی سے پوچھا کہ یہ مسجد تو نے گرائی ہے؟! اس نے کہا ہاں میں نے اس کو گرایا۔ پوچھا کس لئے؟ کہنے لگا نئی تعمیر کرنے کے لئے۔ مولانا محمد علی صدیقی نے پوچھا کہ یہ مسجد کتنی پرانی ہے؟ کہنے لگا تقریباً چالیس سال پرانی۔ مولانا حمادی نے پوچھا کہ یہ آباد کب سے ہے؟ کہنے لگا چار پانچ سال سے۔ آپ نے پہلے کیوں نہیں گرائی اب کیوں اور پھر آپ اس میں نماز پڑھتے تھے' اس نے کہا کہ نہیں پوچھا گیا کیوں کہنے لگا میرا گھر یہاں سے تقریباً دو کلو میٹر دور ہے۔ پوچھا آپ نے کبھی اس کی صفائی کی؟ پانی کا انتظام کیا' کبھی پمپ چلایا' سب سوالات کا جواب نفی میں تھا' پوچھا کہ مسجد تو بڑی تھی اب چھوٹی کیوں بنائی کہنے لگا رات کو بنائی۔ رات کو کیوں بنائی کہنے لگا ڈی ایس پی صاحب کے حکم پر رات کو ٹریکٹر کی روشنی میں بنائی' ابھی یہ سوالات ہو رہے تھے کہ آندھی اور بارش کا طوفان شروع ہو گیا تو ایس ڈی ایم ڈگری نے واپس چلنے کو کہا اس پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے انتظامیہ سے کہا کہ ہماری ابھی تسلی نہیں ہوئی لہذا اس حیدر علی کو نوکوٹ لے چلیں وہاں بات کریں گے' اس پر انتظامیہ خاموش رہی اور اس دوران جب مولانا حمادی اور مولانا صدیقی اور مولانا نذر عثمانی اس حیدر سے سوالات کر رہے تھے انتظامیہ نے ایک روزنامہ جنگ کے صحافی زبیر مجاہد کو آتے دیکھا اور خود ایک طرف الگ تھلگ کھڑے رہے جیسے اس واقعہ سے ان کا کوئی تعلق بھی نہ ہو' کیونکہ مقامی انتظامیہ قادیانیوں کے سربراہ چوہدری محمود کے کہنے پر اور کئی لاکھ روپے رشوت لینے کے بعد اس معاملہ کو دبا رہی تھی۔ نوکوٹ پہنچ کر مولانا محمد علی صدیقی نے حضرت حمادی صاحب اور مولانا عثمانی کو مشورہ دیا کہ انتظامیہ پوری طرح اس واقعہ میں ملوث ہے' لہذا ہم میرپور خاص جائیں اور مولانا فیض اللہ صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خطیب شاہی مسجد میرپور خاص کو لے کر ڈی سی صاحب سے مل کر حالات سے آگاہ بھی کریں رات کو مجلس کے راہنما جھنڈو میں رہے۔ قاری محمد شریف صاحب کے پاس اور صبح حضرت مولانا حمادی' مولانا محمد علی صدیقی میرپور خاص چلے گئے اور مولانا محمد نذر عثمانی کنری' مولانا حمادی صاحب نے مسجد نورانی میں جمعہ پڑھایا اور مولانا محمد علی صدیقی نے شاہی مسجد میں اور مولانا عثمانی نے کنری میں پڑھایا اور بعد نماز جمعہ شاہی مسجد سے ایک احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ بعد نماز عصر مولانا فیض اللہ صاحب کی صدارت میں ایک مقامی علماً کرام کا اجلاس ہوا' جس میں مجلس کے رہنماؤں نے حالات سے آگاہ کیا اور اس کے بعد تمام احباب نے ڈی سی صاحب سے ملاقات کا مشورہ دیا۔ رات کو مولانا فیض اللہ صاحب کی قیادت میں ڈی سی صاحب سے ملاقات ہوئی اور حالات سے آگاہ کیا'

ڈی سی سید ممتاز شاہ صاحب نے حالات کو غور سے سنا اور ایس ڈی ایم میرپور خاص جناب راشد محمود صاحب کو جوڈیشل انکوائری آفیسر مقرر کیا۔ ۲۹/اگست بروز ہفتہ کنری میں مسجد کی شہادت کے سلسلہ میں مجلس کے رہنماؤں نے ایک جلوس کی قیادت کی اور وہاں پر مجلس کے رہنماؤں کو اطلاع ملی کہ نبی سرور شہر میں مسلمانوں پر ضلع عمرکوٹ کے ڈی سی نے بلااشتعال لاٹھی چارج کرائی' قادیانیوں کے کہنے پر مجلس کے رہنماؤں نے ۳۰/اگست کو نبی سرور جانے کا اعلان کیا' رات کنری میں قیام کیا کنری مجلس کے رہنما کو اطلاع ملی کہ تحصیل ڈگری انتظامیہ نے قادیانی عبادت گاہ کو نقصان پہنچا کر ۱۲ مسلمانوں پر کیس درج کر لیا اور جو مسلمان زخمی میرپور خاص ہسپتال میں تھے ان کو گرفتار کر لیا ہے۔ ۳۰/اگست کی صبح یہ حضرات نبی سرور ہو کر نوکوٹ پہنچے اور حالات کا جائزہ لیا' مقامی انتظامیہ ایک بار پھر سردمہری کا انداز اپنائے ہوئے تھی۔ ۳۱/اگست کو میرپور خاص سے مولانا فیض اللہ صاحب' مولانا بشیر احمد کرنالوی' اور ڈی ایس پی شیر خان حالات کا جائزہ لیا اور مسلمانوں سے مذاکرات کے بعد نوکوٹ آئے مسلمانوں نے مذاکرات سے ایک بار انکار کر دیا' اس وجہ سے کہ چار دن سے پورا نوکوٹ بند ہے ضلعی اور ڈویژنل انتظامیہ اس شہر میں ایک بار بھی نہیں آئی۔ مولانا احمد میاں حمادی' مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا نذر عثمانی کی ملاقات پر وہاں کے مسلمان کمشنر صاحب سے ملاقات کے لئے تیار ہوئے۔ یکم ستمبر کو ایک بیس رکنی وفد کمشنر صاحب سے مولانا فیض اللہ صاحب' مولانا احمد میاں حمادی کی قیادت میں ملا' جس میں نوکوٹ کے سرکردہ مسلمان اور مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا محمد نذر عثمانی بھی موجود تھے۔ کمشنر صاحب نے ڈی سی صاحب' ڈی آئی جی اور ایس پی صاحب نے بھی اپنے دفتر میں بلایا جب حالات کمشنر صاحب و دیگر افسران نے سنے تو کمشنر صاحب اور ڈی سی صاحب نے واضح کہہ دیا کہ ہمیں وہاں کی مقامی انتظامیہ نے حالات سے بالکل بے خبر رکھا اور کہا کہ حالات پرامن ہیں ہم اس لئے اس طرف نہیں جاتے' اس کے ساتھ جناب ڈی سی صاحب نے فوراً قادیانیوں کے خلاف پرچہ درج کرنے اور مسلمانوں کے خلاف کیس درج ہو چکا تھا اس کی واپسی کا اعلان کیا اور علاقہ کے ایس ایچ او کو فوری طور پر جھڈو تھانہ سے تبدیل کر کے ڈگری تھانہ کے ایس ایچ او غلام نبی شر کو جو اضافی چارج کے ساتھ پرچہ درج کرنے کا حکم دیا' جو رات گئے قادیانیوں کے خلاف ۲۹۵الف' ۲۹۵بی اور ۲۹۵سی کے تحت مقدمہ درج کیا اور اس کے ساتھ ۴/ قادیانی فائرنگ میں گرفتار تھے اور مسجد کی شہادت کے سلسلہ میں ایک قادیانی گرفتار ہوا اور باقی قادیانی فی الحال مفرور ہیں جن میں ان کا سرکردہ قادیانی چوہدری محمود اور اللہ رکھا اور نبی احمد بھی ہیں' ان کی گرفتاری کے سلسلہ میں انتظامیہ پوری کوشش کر رہی ہے۔ ۲ ستمبر کو ریسٹ ہاؤس فضل بھمبرو میں جناب راشد محمود صاحب ایس ڈی ایم میرپور خاص نے وہاں کے مسلمانوں کے مسجد کی شہادت اور نوکوٹ کے واقعہ کے بارے میں بیانات ریکارڈ کئے اور قادیانی اس موقع پر کوئی بیان ریکارڈ کرانے نہیں آیا۔ اس موقع پر نصرت خداوندی یہ ہوئی کہ وہ شخص حیدر علی جو اس مسجد کے کیس کے ذمہ دار تھے نے آکر ایس ڈی ایم کے سامنے اپنا بیان ریکارڈ کرایا کہ یہ مسجد قادیانیوں نے گرائی ہے اور مجھے مجبور کیا ہے کہ میں اس کیس کو اپنے ذمہ لے کر قادیانیوں کو بچالوں اور اس سلسلہ میں مقامی انتظامیہ نے بھی مجھ پر دباؤ ڈالا تھا کہ اس مسجد کی شہادت کی ذمہ داری میں لوں۔ اس کے ساتھ جناب غلام نبی شر ایس ایچ او صاحب نے موقع واردات کا معائنہ کیا تو محراب کی طرف سے شہید شدہ قرآن مجید برآمد ہوئے' جن کی بے حرمتی ہوئی تھی جو تعلقہ ڈگری کے مختارکار کی سربراہی میں برآمد کئے گئے۔ کیوں کہ کیس پورا کا پورا مسلمانوں کے حق میں چلا گیا اور اس سلسلہ میں ایک بات ضروری ہے کہ اگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حضرات موقع پر نہ پہنچتے تو یہ کیس مسلمانوں کے خلاف چلا جاتا اور اس لئے وہاں کے مسلمانوں پر ظلم اور تشدد سے گریز نہ کیا جاتا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما علامہ احمد میاں حمادی' مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا نذر عثمانی کی اور دیگر مسلمانوں کی انتھک محنت رنگ لائی اور اس علاقہ نصرت آباد فارم جو قادیانیوں کی اسٹیٹ خیال کی جاتی تھی اور پورے سندھ جہاں بھی قادیانیوں کو کوئی خطرہ ہوتا تھا اس چوہدری محمود قادیانی کی پناہ میں آجاتے تھے' آج اس چوہدری محمود کو خود پناہ کی ضرورت ہے۔

مسجد کی شہادت کے سلسلہ میں جو کیس ہوا گیا اس کیس کے مدعی جناب حاجی محمد بشیر قائم خانی ہیں اور نوکوٹ فائرنگ اور توہین رسالت کے سلسلہ میں جو کیس ہوا اس میں مدعی جناب محمد سرور آرائیں صاحب ہیں اور ان تمام کیس کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے انتھک مبلغ مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا محمد نذر عثمانی کر رہے ہیں اور اس تمام واقعہ اور اس کی نگرانی حضرت مولانا احمد میاں حمادی کر رہے ہیں۔

اخبار ختم نبوت

مسلمانوں کو دین و اسلام سے دور کرنے کے لئے ٹی وی' وی سی آر' ڈش اینٹینا پر عریانی و فحاشی کا سیلاب...... نوجوان نسل کے اخلاق کا بیڑہ غرق کیا جارہا ہے

رپورٹ خوشاب (نمائندہ خصوصی)

شبان ختم نبوت خوشاب کے زیر اہتمام بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد ابوبکر صدیقؓ معروف میاں بگڑوالی میں ایک تربیتی ختم نبوت نشست کا انعقاد ہوا۔ جس کے اندر خصوصی خطاب مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مجاہد ختم نبوت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی صاحب نے کیا۔ پروگرام کا آغاز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب سرگودھا کے حضرت مولانا محمد اختر کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مولانا اکرم طوفانی نے موجودہ دور کے فتنوں کی نشاندہی کی۔ قرآن و احادیث سے روشنی ڈالی۔ مولانا نے اپنے خطاب میں ٹی وی' وی سی آر' ڈش اینٹینا' بسوں گاڑیوں کے اندر گھر گھر کے اندر سینما بنے ہوئے ہیں۔ مولانا نے اپنے خطاب کے دوران ان گانوں کی نشاندہی کی جن کے سننے سے مسلمان کفر تک چلا جاتا ہے۔ مولانا نے اپنے خطاب میں دورہ لندن کے پروگراموں کی تفصیلات بتائیں کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وہاں وہاں کام کر رہی ہے جس جگہ جماعت کو معلوم ہو جائے کہ یہاں ایک قادیانی موجود ہے۔ آخر میں سالانہ سترھویں کانفرنس ۱۵/۱۶ صدیق آباد (ربوہ) میں شرکت کے لئے تمام مسلمانوں کو دعوت دی۔ مولانا نے فرمایا مرزائی جھوٹے کاذب ہونے کے باوجود لندن کے اندر شرکت کرتے ہیں تم مسلمانوں صدیق آباد (ربوہ) میں کیوں نہیں شرکت کرتے۔ نماز جمعہ کے بعد خصوصی اجلاس ہوا جس کی صدارت حضرت قاری سعید احمد اسعد نے فرمائی صدر جمعیت علماء اسلام امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب' ادریس جوئیہ صاحب صدر جمعیت طلباء اسلام' ملک مظہر الحق صدر شبان ختم نبوت' شیخ مشتاق احمد' کاشف سائیں فاروق صاحب' ملک عبدالشکور صاحب' و کارکنان شبان ختم نبوت نے شرکت کی۔ مولانا اکرم طوفانی نے مختصر خطاب کیا۔ علاقے میں مرزائیوں کی سرگرمیوں کی گئی پورٹ پیش کی جماعتی پروگرام کی تفصیلات بتائیں گئی آخر میں اجلاس مولانا کی دعا پر ختم ہوا۔

دعائے صحت کی اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری ضلع عمر کوٹ کے بزرگ راہنما حاجی صوفی برکت علی فضل کافی عرصہ سے صاحب فراش ہیں تمام جماعتی احباب سے اپیل ہے کہ صوفی صاحب کی صحت کے لئے دعا کریں۔

(ادارہ)

☆☆☆☆☆

مولانا غلام مصطفیٰ صاحب کا دورہ خوشاب

خوشاب (نمائندہ خصوصی) حضرت مولانا مصطفیٰ مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صدیق آباد (ربوہ) دو روزہ تبلیغی دورے پر جامعہ عربیہ تعلیم الاسلام خوشاب تشریف لائے۔ مولانا کو ان مقامات کا دورہ کرایا گیا۔ قائد آباد' جامع مسجد غوثیہ' جامع مسجد بغداری' جامعہ حنفیہ قاسم العلوم' جامع مسجد بلال' مساجد کے ائمہ اور خطباء و طلباء کو قادیانیت کے ناپاک عقائد و عزائم سے آگاہ کیا اور لٹریچر فراہم کیا گیا۔ گورنمنٹ سیکنڈری ہائی اسکول قائد آباد کے پرنسپل و ٹیچرز حضرات و اسٹوڈنٹس حضرات سے ملاقات جماعت کا تعارف و لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ شہباز مارکیٹ قائد آباد میں ڈاکٹر حضرات' دکانداروں میں جماعتی لٹریچر کی تقسیم سالانہ کانفرنس ۱۵/۱۶ اکتوبر کو (ربوہ) میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ شاہپور شہر' جامع مسجد قاسم شاہ والی' جامع مسجد مصطفیٰ بازار میں لٹریچر کی تقسیم' رضاکاروں سے ملاقات شاہپور صدر' مدرسہ غوثیہ محمدیہ عطاء العلوم جامع مسجد مہاجرین' مدرسہ تعلیم القرآن جامع مسجد مدنی' مسجد شاہ خالد' گورنمنٹ ہائی اسکول شاہپور صدر' پرنسپل ٹیچرز و اسٹوڈنٹس میں جماعتی لٹریچر کی تقسیم۔ مرزائیت و قادیانیت کے ناپاک عقائد و عزائم سے آگاہی ربوہ کانفرنس میں شرکت کی دعوت۔ الحمدللہ مولانا کا یہ تبلیغی دورہ نہایت کامیاب رہا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب و سرگودھا کے رہنما مولانا محمد اختر ان کے شانہ بشانہ ساتھ رہے۔

روزنامہ جنگ میں مورخہ ۶/اکتوبر کو قادیانیوں کی حمایت اور خدام ختم نبوت کے خلاف خبر چھپنے پر اظہار افسوس (علامہ احمد میاں حمادی)

کراچی (پ ر) معزز ہائی کورٹ سرکٹ بنچ حیدر آباد نے ایس ایچ او جھڈو کو ایسا کوئی حکم نہیں دیا کہ مولانا حمادی سمیت دیگران کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے۔ صحیح صورتحال یہ ہے کہ ایس ایچ او جھڈو نے عدالت عالیہ کو بتایا کہ قادیانی میرے پاس مقدمہ درج کرانے کے لئے آئے ہی نہیں' اگر آئیں گے تو ایف آئی آر درج کروں گا۔ اس پر عدالت نے مرزائیوں کی رٹ خارج کر دی۔ جبکہ مورخہ ۲۶/ اگست کو علامہ حمادی رات کو ۹ بجے نوکوٹ پہنچے' جلوس صبح کو دس بجے نکلا تھا اس بات کے ناقابل تردید شواہد موجود ہیں۔ مقامی انتظامیہ بھی اس بات کی گواہ ہے۔ نیز جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم کے سینکڑوں نمازی گواہی دیں گے کہ ۲۶/ اگست کو دوپہر ۲ بجے نماز ظہر کی امامت علامہ حمادی نے ہی کروائی تھی۔ قادیانیوں کی یکطرفہ بات چھاپنا نہایت افسوسناک ہے جبکہ علامہ حمادی جلوس میں تھے ہی نہیں بلکہ سارا دن نوکوٹ میں نہیں تھے تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ ان کی شہ پر قادیانیوں کی ایف آئی آر پولیس نے درج نہیں کی؟ اور قادیانیوں کو پولیس نے کس طرح ہراساں کیا؟ یہ تمام باتیں بکواس اور جھوٹ کا پلندہ ہیں۔ ہم روزنامہ جنگ و دیگر مسلم اخبارات سے توقع کرتے ہیں کہ آئندہ بغیر تحقیق کے قادیانیوں کی حمایت میں یکطرفہ خبریں شائع نہیں کریں گے اور متعلقہ خبر کے بارے میں اپنے نمائندے سے باز پرس کریں گے۔ مورخہ ۳/ اکتوبر کو جو ایف آئی آر درج کی گئی ہے اس میں قادیانیوں کے خلاف فریادی اور گواہوں کے نام خوف ہراس پیدا کرنے کے لئے اور دباؤ ڈالنے کے لئے درج کئے گئے ہیں' جبکہ اسی واقعہ کی ایف آئی آر مورخہ ۲۶/ اگست کو بروقت پولیس درج کر چکی ہے اور اس میں فریادی حاجی بشیر اور فریادی محمد سرور اور کئی دیگران گواہوں کے نام درج نہیں ہیں۔ اسی طرح علامہ حمادی کا نام بھی ۲۶/ اگست کی ایف آئی آر میں نہیں ہے۔ نیز یہ کہ ایک ہی وقوعہ کی ایک ہی تھانہ پر دو ایف آئی آر نہیں کاٹی جاتیں۔ یہ صرف قادیانیوں کی طرف سے دھوکہ دہی کی وجہ سے ہوا ہے۔

○

بقیہ : کھلا خط

مسلمانوں پر بے آجائے تو ایک بھی مرزائی مرزا غلام احمد قادیانی کا نام لیوا نہ رہے' اس لئے کہ ان کا مذہب عیاشی ہے۔ مرزائی مسلمان ہی تو کہلا رہے ہیں' غلام سے احمد کیسے نوکر سے آقا کیسے یہ غداری نہیں ہے' بچے کے لئے تیرہ برس کڑی آزمائش سے گزرنے کے بعد صرف دس برس کے عرصے میں اتنا انقلاب کہ سچے نبی کے دشمنوں کا نام و نشان بھی نہ رہا اس ابولہب' ابوجہل کے بعد کوئی ابولہب' ابوجہل نام رکھنے کے لئے تیار ہوا؟ ہرگز نہیں کیوں؟ اس لئے کہ سچے نبی کے سچے رب نے کہا کہ تمہارے مد مقابل دشمن کو نشان عبرت بنا کر مٹادوں گا اور ایسا ہی ہوا جبکہ جھوٹے نبی کے جھوٹے رب (ابلیس) نے کہا تو بہت کچھ مگر کیا کچھ بھی نہیں ہوا یہ کہ جھوٹے (مرزا قادیانی) کا مد مقابل بن کر جس نے بھی اس کے جھوٹ کا پردہ چاک کیا وہ دنیا میں بھی چمکا اور آخر میں بھی۔ اگر تمہیں توفیق نصیب ہو تو اس پر غور کرو اور عبرت و نصیحت حاصل کرو اور سچے نبی کی غلامی میں آجاؤ جھوٹے پر لعنت کرو۔ مرزا غلام احمد قادیانی سے لے کر اس کے تمام جانشینوں اور پیروکاروں کے لئے عکمرانی' پذیرائی اور عزت اور قبول عام کو سچے نبی کے سچے رب نے گیدڑ کے لئے اونٹ کا ہونٹ بنا دیا ہے جو لٹکتا تو ہے مگر گرتا نہیں' گیدڑ اس آس میں مر ہی جائے گا لٹکتا ہوا ہونٹ کبھی گیدڑ کے منہ میں نہیں آئے گا۔

بقیہ : آگ

اس کے ساتھ اپنے گھروں اور بیویوں کے حالات کی بھی خبر لیجئے' شادی بیاہ میں بے حجابی و بے پردگی سے بچایئے' فلموں اور ٹیلیویژن کی حیاسوزیوں سے بچایئے' مجھے تجربہ ہے اور اپنی آنکھوں سے برابر دیکھتا ہوں کہ مجھ کو شادی میں بلایا گیا۔ اور عورتیں بے پردہ بیٹھی ہوئی ہیں' میں نے کہا یہ کیا ہے؟ اور پھر فوراً" چلا آیا۔ آپ ان رسوم سے بچئے۔ ان کو بزرگوں' اللہ کے نیک بندوں اور صالحین کے قصے سنایئے' ان کو قرآن و حدیث کی باتیں بتایئے اور دین کی سیدھی راہ پر چلانے کی فکر کیجئے۔

یہ کیسی ستم ظریفی اور مضحکہ خیز بات ہے کہ آگ سے بچنے کی نصیحت تو کی جائے لیکن اسباب وہ اپنائے جائیں جو آگ میں لے جانے والے ہیں۔ بس بھائیو! آپ غور و فکر سے کام لیں۔ اور اپنی اولاد کو اپنے اہل و عیال اور متعلقین کو ان' اسباب سے اور ان فتنوں سے بچانے کی فکر کریں جو آگ میں لے جانے والے ہیں۔

Adarts -HTS-12/97(R)

REGD. NO. SS-160

تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

سترھویں سالانہ ۱۷

ختمِ نبوت کانفرنس

مسلم کالونی ربوہ صدیق آباد

۱۵، ۱۶ اکتوبر ۹۸ء بمطابق ۲۳، ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ بروز جمعرات، جمعہ

زیرِ صدارت: مخدوم المشائخ، حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

علماء مشائخ

سیاسی قائدین

دانشور اور وکلاء

خطاب فرمائیں گے

فون نمبر	ملتان	اسلام آباد	گوجرانوالہ	لاہور	سرگودھا	فیصل آباد	ٹنڈو آدم	کراچی	ربوہ	کوئٹہ
	۵۱۴۱۲۲	۸۲۹۱۸۶	۲۱۵۶۶۳	۵۸۶۲۴۰۴	۷۱۰۴۷۳	۶۲۳۵۲۲	۷۱۶۱۳	۴۸۰۳۳۷	۲۱۲۶۱۴	۸۳۱۹۹۵

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان